لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 16, 1918

قیمت فی پرچہ — معمولی تین آنہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۳

Calcutta : Wednesday, July 16, 1918.

فہرست

شـــذرات
ڈاکٹر انصـــاري ۱
ہمدرد دہلي ۲
ہفتۂ جنـگ ۲
مقـــالۂ افتتـــاحیہ
دعوۃ الی الحق و امر بالمعروف ۴
مـــذاکرۂ علمیـــہ
موضوع علم الانسان ۹
مقـــالات
حقایق و رثایق
ایوان شینر سر ۱۰
مدنیت فرنـگ ۱۱
فتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ۱۱
عالـــم اســـلامي
الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط ۱۲
احـــرار اسلام
الحریۃ في الاسلام (۳) ۱۳
ادبیـــات
اسلام کا نظام حکومت ۱۴
شئـــون عثمـــانیہ
مسئلہ ہرتیہ (۳) ۱۶
انـگلستان ترکي اور ہندوستان ۱۷
مراسلات
مسئلۂ ازدواج بیوگان ۱۸
مرکز اسلام سے آواز ۱۹
المراسلۃ و المناظرہ
" حظ و کرب " " یا لذت و الم " ؟ ۱۹
تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق
اعانۂ مہاجرین ۲۰
فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ (٥) ۲۰

تصـــاویـــر

ایشیا میں دولت عثمانیہ کے مناظر — صفحہ خاص
ایوان شینر سر ۱۰

شذرات

ڈاکٹـــر انصـــاری

ڈاکٹر انصاري ۴ - جولائي کو بمبئي پہنچ گئے -

اپنے خطوط میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ ہندوستان پہنچکر کوشش کرینگے کہ ملک کا دورہ کریں' اور اپني معلومات سے مسلمانوں کو ترکوں کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعہ دیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا' اور ضروري اور صحیح حالات لوگوں کو معلوم ہوسکے' تو یہ اس مشن کا سب سے زیادہ قیمتي نتیجہ ہوگا -

آج سب سے بڑا اہم مسئلہ عالم اسلامي کي وحدت اور باہم دگر رشتۂ اخوت کي تجدید کا ہے - مسلمانان عالم کي تعداد سب جانتے ہیں کہ بہت ہے' اور تیس کرور سے بھي متجاوز' لیکن غور کیجیے تو چند کرور کي تعداد بھی ایسي نہیں جسے تعداد کہا جا سکے - تعداد کی ساري قوت اس پر موقوف ہے کہ اسکا ہر فرد دوسرے سے جڑا ہوا' اور زنجیر کي کڑیوں کي طرح گو ہر کڑي کا ایک علحدہ وجود نظر آتا ہو' لیکن در اصل زنجیر کے وجود مرکب ہي کا ایک جزو ہو -

جنگ کے موقعوں پر ہمیں ترک یاد آجاتے ہیں' اور ہم پکارتے ہیں تو وہ بھي سلام کہلا دیتے ہیں - فرانس' مراکش میں قتل عام کرے' یا مشہد روسیوں کے ظلم و ستم سے فریادي ہو تو ہم کو بھي محسوس ہو جاتا ہے کہ اسلام صرف ہندوستان ہي میں نہیں ہے - لیکن اس کے بعد باہمی تعلق کوئي نہیں - تعلقات کا بڑا وسیلہ سیر و سفر اور باہم آمد و رفت ہے - اسکا یہ حال ہے کہ قرنوں میں اگر کوئی شخص ترکي چلا جاتا ہے تو واپسی پر اسکو سفر نامہ لکھنا پڑتا ہے' اور پڑھنے والے شوق سے پڑھتے ہیں' کہ کیسے دور دراز ملک اور غیر معلوم و مجہول دنیا کے حالات ہیں ؟

بقیہ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلۂ عراق

بغداد، دجلہ، بازار، بیرون شہر، ایک پل، اور عرب مسافر عراق

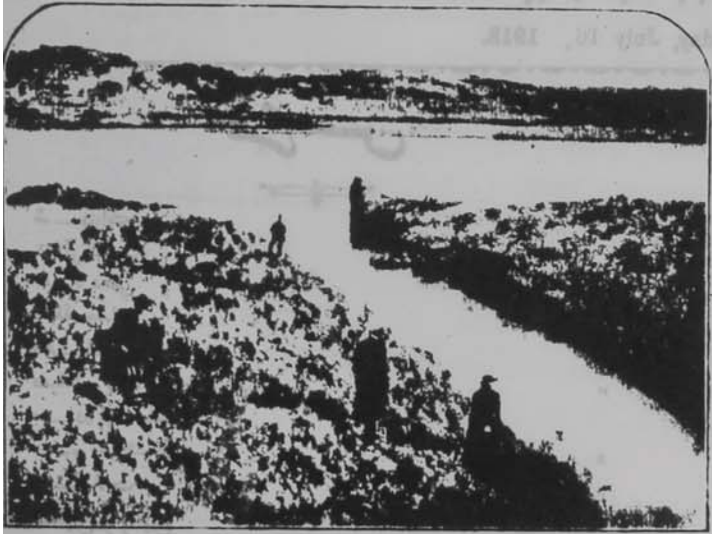

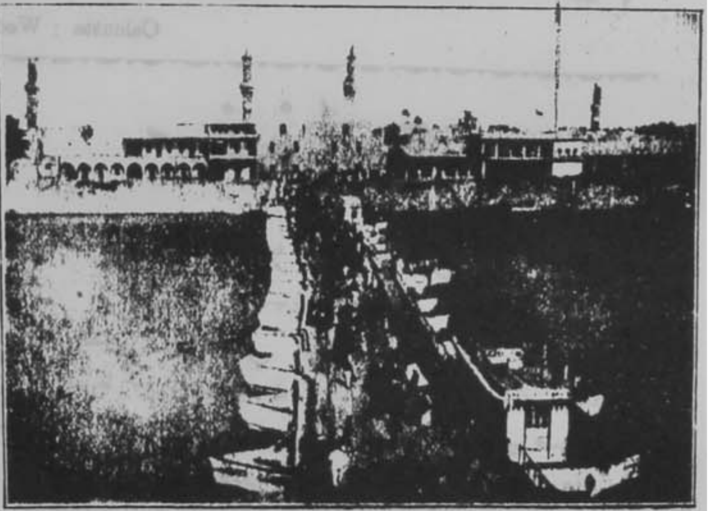

موجودہ جنگ ختم ہو جائے مگر ہماری بدنصیبیاں تو ختم نہیں ہولیں؟ غور کیجیے تو انکا آخری دور ختم ہونے کی جگہ اب سے شروع ہوا ہے - پس ہمکو چاہیے کہ اسکے اصل نتائج سے بہرہ اندوز ہوں -

ایک بڑی چیز یہ ہے کہ ہم میں اور تمام عالم اسلامی میں ایک دائمی رشتۂ قائم ہو جائے ' اور یہ اس درجہ ترقی کرے کہ ترکی ' عرب ' افغانستان ' افریقہ ' چین ' مسلمانان ہند کیلیے ایک شہر کے محلے بن جائیں ' اور وہاں کے حالات سے بچہ بچہ واقف ہو -

اسلام کسی خاص ملک اور وطن کا مذہب نہیں ہے - وہ تمام دنیا کی برادری ہے - جس طرح ایک وسیع خاندان بہت سے محلوں میں آباد ہوتا ہے ' اسی طرح تمام دنیا کو سمجھیے کہ خاندان اسلام کے مختلف محلے ہیں - کسی کا نام چین ہے ' کسی کا سوماترا ' کوئی افریقہ ہے اور کوئی قسطنطنیہ - گھر کے عزیزوں کو گھر سے نکلنا چاہیے ' اور ایک دوسرے محلے میں اپنا ہی گھر اور اپنا ہی محلہ سمجھکر آمد و رفت کرنی چاہیے - گو باہم فاصلہ بھی ہو -

جماعت " حزب اللہ " کا ایک بہت بڑا کام یہ بھی ہوگا -

بہر حال امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا لوگ پر جوش استقبال کرینگے اور انکا یہ سفر ترکوں کے متعلق اشاعت معلومات و حالات کا وسیلہ ثابت ہوگا -

ہمدرد دہلی

بالآخر روزانہ " ہمدرد " اپنی پوری ضخامت اور ترتیب مضامین کے ساتھہ شائع ہو گیا:

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ!

اس وقت تک ۳۴ - نمبر نکل چکے ہیں ۸ - صفحہ کی ضخامت ہے ' اور ڈمالی سائز کی چوتھائی ایک متوسط تقطیع ہے ' جو پیشتر سے روزانہ اردو اخبارات کی قرار پا چکی ہے - ٹائپ بیروت کا ہے ' جس کو اس نگار خانے کا اصلی حسن سمجھنا چاہیے - کاغذ بھی اب بدل دیا گیا ہے ' اور دبیز اور چکنا لگایا جاتا ہے - ایسا کاغذ روزانہ اخبارات کیلیے ضروری نہیں ' اور اسلیے یہ ایک مزید اور غیر معمولی اہتمام ہے -

جو چیز جتنے زیادہ انتظار کے بعد ملے ' اتنی ہی زیادہ محبوب بھی ہوتی ہے - تلاش مطلوب میں آپ جسقدر زیادہ سرگرداں رہینگے ' اتنا ہی زیادہ اسکا حصول مسرت بخش بھی ہوگا -

ہمدرد کی اشاعت میں تاخیر کے عجیب عجیب اسباب پیدا ہوتے رہے ٹائپ کے مسئلے نے امیدوں کو مایوسیوں سے بدل دیا:

کہ عشق آساں نمود اول ' ولے افتاد مشکلہا!

پبلک کو انتظار کی تکلیف تھی ' اور کام کرنے والوں کو تلاش مقصود میں سرگردانی - اسکا انتظار بھی شدید تھا ' اور اسکی تلاش کی سختیاں بھی کم نہ تھیں - پس ان مشکلات کے بعد جو چیز میسر آئے ' کیوں نہ اسکا میسر آنا مطبوع و مسرت بخش ہو؟

اردو پریس پر نصف صدی گذر گئی ' لیکن اب تک وہ اپنے دور طفولیت سے آگے نہیں بڑھا - یہ میدان اب تک بالکل خالی ہے - بہت سے عظیم الشان کام ہیں جو کام کرنے والوں کو یہاں انجام دینے ہیں - یورپ کے فن صحافۃ سے قطع نظر کیجیے - ترکی اور مصر کے روزانہ اخبارات ہی کو سامنے لائیے تو خود اپنی نظروں میں آپ حقیر معلوم ہونگے - مگر پریس کی اصلی قوت روزانہ اخبارات ہیں ' اور وہی اردو میں کالمعدوم!

ہمیں ورق کہ سیہ گشتہ ' مدعا اینجاست

پس یہ ایک نہایت مبارک آغاز ہے جو " ہمدرد " کی صورت میں ہوا ہے - اس طرح کے وسیع انتظامات سے اب پبلک آشنا ہوتی جاتی ہے ' اور اخبار بیں طبقہ موجودہ حالت پر قانع نہیں - سب سے بڑا لاینحل مسئلہ ٹائپ کا مسئلہ تھا - لوگ اسکا نام لیتے ہوے ڈرتے تھے کہ نہیں معلوم کیسی گذریگی؟ لیکن اب عوام و خواص میں ہزاروں اشخاص ہیں جو ٹائپ کے مطبوعہ صفحات پڑھتے ہیں اور شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں - حتے کہ تعلیم آشنا مستورات اور خواتین بھی ' جو درسی کتب میں صرف نستعلیق ہی کی عادی ہیں ' بلا تکلف ٹائپ کے اخبار منگاتی ہیں - ایک سال کے اندر اردو پریس کا یہ تغیر عظیم الشان اور غیر متوقع ہے -

" ہمدرد " کے پہلے پرچے کا سر آغاز ڈاکٹر اقبال کی ایک موثر نظم تھی ' جسمیں انہوں نے ایک عرب مجاہد لڑکی کی شہادت کا واقعہ نظم کیا ہے - قارئین الہلال کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نومبر میں بسلسلۂ " نامور ان غزوۂ طرابلس " ایک مضمون " الاحیاء الذین لا یموتون " کے عنوان سے الہلال میں نکلا تھا ' اور اسمیں " فاطمہ بنت عبداللہ " نامی ایک یازدہ سالہ مجاہدۂ غیور عربیہ کے حالات شہادت مع اسکے مرقع خونیں کے شائع کیے گئے تھے - اسی واقعہ کو ڈاکٹر اقبال نے اس نظم میں درج کیا ہے - یہ ' اور اسی طرح کے بعض زہرہ گداز و عظیم الاثر حالات جو الہلال میں لکھے گئے ہیں ' انکے متعلق احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ انکے ذرائع علم اس درجہ نادر اور غیر معمولی ہیں کہ مصر و شام کے عربی اخبارات کا بھی ان پر دسترس نہیں - چنانچہ " فاطمہ بنت عبداللہ " رضی اللہ عنہا کا واقعۂ شہادت مصر کے تمام مشہور و غیر مشہور جرائد میں سے کسی اخبار کو بھی نصیب نہوا - ترکی میں بھی صرف ایک ماہوار رسالے کو یہ حالات معلوم ہوے تھے -

اسی طرح اب انشاء اللہ " نامور ان غزوۂ بلقان " کا سلسلہ بھی الہلال میں جاری رہیگا -

بہر حال " ہمدرد " کی اشاعت پر ہم دفتر کامریڈ کو مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ انکو مہلت ملے ' تا کہ وہ اس ابتدائی نمونے کو حد تکمیل تک پہنچاسکیں -

اس اہتمام اور صرف کثیر کے ساتھہ اسکی سالانہ قیمت صرف ۱۵ - روپیہ ہے - اور ششماہی ۷ - روپیہ آٹھہ آنہ - امید ہے کہ لوگ اسکی قدر دانی کرکے ' کام کرنے والوں کی قدر افزائی کی ایک عمدہ مثال قائم کرینگے -

ہفتۂ جنگ ریوٹر ایجنسی نے بلقانیوں کی باہمی آویزش کی جو خبریں اس ہفتہ میں بھیجی ہیں وہ اس حقیقت کی تفسیر ہیں کہ ولاتزد الظالمین الا تبارا کے مفہوم ذہنی کو عالم شہود میں لانے کے لیے قدرت کاملہ کیا روش اختیار کرتی ہے؟

بلغاریا کی جانب سے لڑائی چھیڑنے کا الزام سرویا کو دیا جاتا ہے ' لیکن اس حقیقت کا کیا جواب ہے کہ پچھلے ہفتے مال غنیمت میں بلغار کی ایک پرانی جنگی دستاویز دستیاب ہوئی تھی جس میں سرویا پر فوراً حملہ کردینے کے لیے بہت سی ہدایتیں درج تھیں -

یورپ کی کسی سلطنت کا یہ خیال نہیں کہ ترک بھی اس جنگ میں حصہ لیں ' یعنی ترکوں کو اس سے فائدہ نہ پہونچنے

والے ، ترکوں نے خود تو اس جنگ میں بے طرف (نیوٹرل) رہنے کا اعلان کردیا تھا لیکن اگر تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس میں تبدیلی پیش آئی تو یورپ پھر خانۂ جنگ کی سلسلہ جنبانی شروع کردیگا -

اس وقت تو یہ حالت ہے کہ یورپ کی وہی سلطنتیں جو بلقان کی مسیحیت کو باہمی خون ریزی سے محفوظ رکھنے کے لیے تلواروں کی آب اور توپوں کی آگ سے امن عام قائم رکھنے پر آمادہ تھیں ، اس وقت بالکل خاموش ہیں -

سلانیک میں یونانی فوج کے آٹھ ہزار زخمی تڑپ رہے ہیں لیکن تیمار کے لیے یورپ کے کسی ملک سے کوئی مشن نہیں روانہ ہوتا - سرویا کے پندرہ ہزار سپاہی جنگ کے قابل نہیں رہے ، بلغاریا کے بیس سے پچیس ہزار تک مجروح و مقتول ہو چکے ہیں ، یونان کو دس ہزار یونانی فوج کا نقصان اٹھانا پڑا ہے ، جبل اسود بھی نقصان سے محفوظ نہیں ، اور بلغاریوں کے نقصانات تو ان سب سے کہیں زیادہ بیان کیے جاتے ہیں ، بایں ہمہ نہ کوئی ان حوادث کا ماتمدار ہے اور نہ کہیں ان شہداے نصرانیت کا مرثیہ سننے میں آتا ہے جن کو مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر کلیسا میں برکت دی گئی تھی ، اور سوسائٹی میں اُن کی تقدیس کی جاتی تھی -

پانچ روز کی مسلسل جنگ کے بعد یونانیوں نے دوبرن میں فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیے ، بلغاریوں کو اس لڑائی میں ایسی ناکامی ہوئی کہ دستور کے خلاف وہ اپنی کامل شکست آپ تسلیم کرنے لگے ہیں ، مگر اعلان یہ ہوتا ہے کہ بلغاریا کے لیے یونانی فتوحات ناقابل اعتنا ہیں ، یعنی قابل اعتنا اُس وقت ہونگی جب صوفیا کا صفایا ہو جائیگا - بلغاریوں نے بڑی کوشش کی کہ کستندل سے پیروست اور ورنجہ کو بڑھ جائیں اور بلغراد سے سپاہ سرویا کا سلسلہ قطع کردیں ، مگر یہ کوشش اب تک ناکام ہی رہی -

دشت کلکیش کی جنگ کی جو مزید تفصیل ریوٹر ایجنسی نے شایع کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں کو شکست بھی ہوتی ہے تو نہایت شرمناک طریق پر ہوتی ہے - فوجیں موجود ہیں ، اسلحہ موجود ہیں ، برابر کا مقابلہ ہے ، مگر حوصلے ہیں کہ ذرا سے حملے میں چھوٹ جاتے ہیں ، اور سپاہی ہیں کہ خفیف سے مقابلے میں سامان حرب تک کو چھوڑ بھاگتے ہیں -

سرویا نے بلغاریا سے تمام تعلقات منقطع کرلیے ، ستینا (ستنجی دارالحکومۃ جبل اسود) سے سفراے بلغار بھی واپس طلب کرلیے گئے ہیں ، اور سرویا و یونان سے تو انقطاع سفارت پہلے ہی سے ہے - سرویا نے قطع تعلق کی نسبت دول یورپ کو جو یادداشت بھیجی تھی اُس میں بلغاریا پر دغابازی سے اتحاد بلقان کو توڑنے کا الزام لگایا تھی - بلغاریوں نے اس کے جواب میں الزامات سے انکار کیا ہے اور اپنے معاملات روس کے حوالے کر دیے ہیں کہ جس طرح بنے اس عذاب سے اُس کو نجات دلائے ، لیکن اگر قدرت کو اُس کی پامالی ہی منظور ہے تو ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ (خدا ہی جب تم کو مخذول کرنا چاہے تو کون ہے جو اُس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو سکتا ہے) کی وعید پوری ہونے سے کب رک سکتی ہے ؟

سروی صوفیا سے ٤٠ میل کے فاصلہ پر یعنی کستندل تک پہنچگئے ہیں ، یونانیوں نے بھی اس ہفتہ میں اسٹر منٹنزا پاٹر چ اور کلکیش وغیرہ متعدد مقامات میں بلغاریا کو شکست دی ہے -

صوفیا سے اس ہفتہ میں فتح کے متعلق صرف دو تار آئے ہیں - ایک میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تمام بلغاری خط سے سروی فوج کو ہٹا دیا گیا ، دوسرے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شمال دوارین میں سخت نقصان کے ساتھ یونانیوں کو شکست ہوئی - لیکن ان دونوں فتوحات کی قدر و قیمت معلوم !

درندہ خصلت بلغاریوں کے مظالم نے اتھینس میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے ، قسطنطین شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجہ کو تار دیا ہے کہ اسکے نام سے ان " انسان صورت درندوں " کے خلاف دول یورپ کے وکلاء کے سامنے اعتراض کرے - اُس کا بیان ہے کہ " میں نہایت مجبوری کے عالم میں بلغاریوں سے انتقام لے رہا ہوں ، یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں ، ان میں ہیبت و خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے ، پچھلے زمانے کے تمام وحشیانہ مظالم کو ان ستم پیشہ درندوں کی جفاکاریوں نے ماند کو دیا ہے - وہ اپنی حرکتوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ کسی مہذب قوم سے اُن کو ہرگز تعلق نہیں ہے ، اور نہ اب اُن کو مہذب اقوام میں اپنے تئیں شمار کرنے کا کوئی حق حاصل ہے " یہ پروٹسٹ اگر صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی مظالم جب مسلمانوں پر ہو رہے تھے اُس وقت یہ اعتراض کیوں نہ ہوا ؟ سچ ہے :

" اس دہر میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے "

اتھینس میں نیم سرکاری طور پر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وکلاء دول یورپ کی ملاقاتوں کے جواب میں یونان نے یہ کہا کہ اب صلح میدان جنگ میں ہوگی -

رومانیا کو جمع افواج میں امید سے زائد کامیابی ہوئی ہے - یعنی ٤ - لاکھ کے بدلے ٦ - لاکھ فوج جمع ہوگئی ، جسمیں ٣٠ - ہزار یہودی بھی ہیں - سپہ سالار خود ولی عہد ہے - رومانیا نے اعلان جنگ کردیا ، اور سلسیٹریا کو اسطرح فتح بھی کرلیا کہ تین سو بلغاریوں نے بغیر کسی قسم کے مقابلے کے ہتیار ڈالدیے - بخارست کے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رومانی فوج ١٥ - کیلو میٹر بلغاری مقبوضات میں بڑھتی ہوئی چلی گئی - اس مداخلت سے رومانیا کا منشا ریاستہاے بلقان میں موازنۂ قوت کا محفوظ رکھنا ہے -

موجودہ ترکی وزارت نے نہایت دانشمندی کی تھی کہ ریاستہاے بلقان میں خانہ جنگی کے آثار دیکھکے فوج کا متفرق کرنا ملتوی کر دیا تھا - ٨ جولائی کو باب عالی نے ڈاکٹر ڈنیف سے فرمایش کی کہ خط اینوس و میڈیا کے مابین جسقدر زمین ہے فوراً خالی کر دیجاے - دوسرے ہی دن فوج کو تیاری کا حکم ملا اور اُس نے پیشقدمی بھی شروع کردی -

اس فرمایش کے جواب میں ایک بلغاری وکیل صلح گفتگو کرنے کے لیے قسطنطنیہ آیا ، مگر اپنے مشن میں ناکام رہا - ١١ - جولائی کو عثمانی فوج نے حرکت شروع کی - ١٤ جولائی کا تار ہے کہ عثمانی فوج چتلجا اور بلیر سے بڑھتی ہوئی بغیر کسی مقابلے کے چارلو تک پہنچگئی ہے - قسطنطنیہ میں بڑی مستعدی سے جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں ، فوج ، توپخانے ، اور سامان رسد وغیرہ ایشیاء کوچک سے مسلسل آرہا ہے -

دولت عثمانیہ اور سرویا میں ایک معاہدہ ہے ، عثمانی بیان کے موجب اس معاہدہ کے روسے عثمانیوں کو تھریس کا ایک بڑا حصہ پھر واپس ملسکیگا -

بلغاریا نے روس سے مداخلت کی جو درخواست کی تھی اُس کے متعلق روس کوشش کررہا ہے کہ ریاستہاے بلقان میں ہنگامی صلح ہو جاے ، اور نزاع انگیز امور کا فیصلہ ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا جاے - جو سینٹ پیٹرسبرگ میں منعقد ہو - ممکن ہے یہ تجویز ناکام نہ رہے ، لیکن جب تک اس پر عمل کی آئیگی اُس وقت تک نہ معلوم بلغاریوں کی کیا حالت ہو جائیگی

الهلال

۱۱ - شعبان ۱۳۳۱ ہجری

دعوة الی الحق و امر بالمعروف

انبیاے کرام کا اُسوۂ حسنہ

اُسوۂ نوحي (ع)

هشدار که سیلاب فنا در پیش است

هاں مشر مغرور بر حلم خدا ' قدرت کی آنکھیں سب کچھہ دیکھ رهی هیں ' جور و ستم ' تشدد و تباہ کاری ' استبداد و مردم آزاری ' ان سب پر خدا کی نظر ہے ' جس طرح مسجدیں گرائی جاتی هیں ' خانقاهیں بند کرائی جاتی هیں ' کمزور جماعتیں ستائی جاتی هیں ' خدا ان تمام باتوں کو دیکھتا ہے ' سنتا ہے ' اور خاموش رهتا ہے کہ لعلهم یرشدون (شاید یہ خود هی راہ راست پر آجائیں) زبردست هستیوں کو جب اس پر بهی تنبہ نہیں هوتا ' زیر دست آزاری میں مطلق کمی نہیں آتی ' طغیان و سرکشی حد سے بڑہ جاتی ہے ' تو ان بطش ربك لشدید (پروردگار عالم کی گرفت بڑی سخت ہے) کی وعید هیجان میں آتی ہے ' " دیر گیرد سخت گیرد مرد را " کا طوفان جوش کھاتا ہے اور تر و خشک سب کو بہا لے جاتا ہے -

اس ذیل میں سب سے پہلا طوفان وہ تها جس نے عصر حجری و عصر نباتی کے بعد عصر حیوانی کے آغاز عہد میں تقریباً تمام دنیا کی حالت بدل دی تهی - علمی زبان میں اس طوفان کو " طوفان عام جیولوجی " کہتے هیں ' سطح زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کر رکھے تھے ' بخارات کا التهاب بڑھتا رها اور زمین کی ابتدائی حالت آتش افشانی کی گنجایش بهی نکال نہ سکی ' استبداد کی تنگ گیریاں بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں ' سمندر کے وسط میں دفعۃً پہاڑیوں کا سلسلہ کهل گیا ' ملتہب مادے جوش و خروش سے پهوٹ بہے ' هولناک سیلاب نے تمام کرۂ زمین کو چهالیا ' اور تقریباً جتنی جاندار هستیاں تهیں سبکو بہا لے گیا - یہ طوفان جس کی عمومیت ناقابل انکار ہے ' موجودہ نسل انسانی سے قبل کا ہے ' اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ خاص خاص ممالک و مقامات تک محدود تھے -

نوع انسانی کی تکوین کے بعد جو طوفان آئے هیں اُن میں سے سب سے بڑا اور سب سے پہلا طوفان غالباً هندوستان کا تها جس کی نسبت " ویشنو " نے اپنے ایک معتقد پجاری کو اطلاع دی تهی کہ " سات دن میں ایک طوفان آئیگا جو اُن تمام مخلوقات کو کہ میری توهین کرتے هیں هلاک کر ڈالیگا ' تم ایک کشتی میں سات رشیوں اور اپنی عورتوں کے ساتھہ بیٹھہ جانا ' اور هر طرح کے حیوانات کو بهی بٹها لینا " اساطیر هند (آرین میتھولوجي) کے مطابق یہ پیشینگوئی حرف بہ حرف پوری هوئی - ویشنو نے خاتمۂ طوفان کے بعد شیطان کو قتل کر ڈالا - وید مقدس کے جتنے نسخے تھے سب چهپا ڈالے ' اور اپنے مخلص پجاری کو الٰہیات کی تعلیم دیکر ساتویں " منو " کا خطاب عنایت کیا -

دوسرا هولناک طوفان جس کے واقعات قدیم کلدانی روایتوں میں ملتے هیں ' بابل میں آیا تها ' یہ واقعہ پادشاہ " ذی زوتروس " کے عہد کا ہے جس کو " خرونس " دیوتا (زحل) نے اس کي اطلاع دي تهی ' اور خواب میں کہدیا تها کہ انسان کے فتنہ و فساد نے مجھے عضبناک کر رکھا ہے ' میں ان کو تعزیر دونگا اور سب کو طوفان سے هلاک کر ڈالونگا ' تم اور تمهارے خاندان والے البتہ بچ رهینگے ' مبدء و منتها و اوساط اشیا کے متعلق جو تحریریں هیں اِن سب کو لیکر " سیباریس " (مدینة الشمس) میں دفن کردو ' اور ایک کشتي بناؤ جو طول میں پانچ استاد اور عرض میں دو استاد کي هو (ایک استاد ایک سو پچیس فیٹ کے برابر تها) اهل و عیال کو لیکر کشتي میں سوار هو جاؤ ' اور اپنے آپکو پاني کے سپرد کردو ذي زوتروس نے امتثال امر میں بڑي سرگرمی دکهائي ' طوفان کم هوا تو کشتي سے ایک دو چڑے (کنجشک) آڑا دیے ' خشکي کا نام و نشان نہ تها - پہلي مرتبہ چڑا واپس آیا ' دوسري مرتبہ کي آمد میں پنجوں میں کیچڑ بهري تهي اور چونچ میں کوئي سبز گهانس تهي - معلوم هوا کہ خشکي نمودار هو چلي ہے - تیسري مرتبہ گیا تو پهر واپس نہ آیا - خشکي کا اب ٹهیک اندازہ هو گیا تها - کشتي آگے بڑهائي گئي - سامنے ایک پہاڑ نظر آیا - وهیں ٹهہر گئي - اهل کشتي اُتر پڑے ' دیوتاؤں کے آگے سر کے بهل گرے ' قربانگاہ بنائي ' بهینٹ چڑهائی ' مدینة الشمس سے دفینہ نکالا ' بابل کو پهر آباد کیا اور بستیاں بسائیں -

علماے طبیعت و آثار کی راے میں تورات کے واقعۂ طوفان نوح کي تفصیل اسي روایت سے ماخوذ ہے -

تیسرا واقعہ " طوفان هیرابولیس " کا ہے جسکي تشریح " لوسیانوس " نے کی ہے ' واقعات سب ملتے جلتے هیں ' حسب معمول اس طوفان کي نسبت بهی یہی ادعا ہے کہ صرف " دیکالیون " اور اُس کے گهرانے والے بچ رهے تھے ' اور ساري آبادي غرق هو گئی تهی - دیکالیون کی کشتی " هیرابولیس " کو پہونچ کر ٹهہري تهي ، وهیں اُس نے ایک هیکل بنایا جس کو پسینہ آتا تها ' اُس پر وحی اُترتی تهی ' اور وہ آدمیوں کی طرح باتیں کرتا تها -

چوتها طوفان جزیرۂ ساموتراس کا تها جس سے - مورخ ڈیوڈورس کی راے میں - بحیرۂ مرمر (مارمورا) نکلا -

پانچویں غرقابي قدیم یونان کے علاقہ " بویسی " کے طوفان سے هوئی جو پادشاہ " اوجیج " کے عہد میں حضرت مسیح سے نو سو برس پیشتر بحیرۂ " کوبایس " میں سیلاب آنے سے آیا تها " اگسٹینس " نے جو مندر " هیبون " کا بڑا پجاري تها ' اس کے جزئیات پر نہایت شرح و بسط سے گفتگو کی ہے اور " وینس " (زهرہ) دیوتا کے دفعۃً رنگ و صورت و حجم و رفتار بدل جانے کا اسے نتیجہ ٹهہرایا ہے ' ادبیات مشرق میں یونان کي غرقابی یہیں سے نکلي ہے -

چهٹا طوفان پادشاہ " دیکالیوں " فرماں رواے تهسلي کے عہد میں میلاد مسیح سے ایک هزار چهہ سو برس قبل آیا تها ' اور تهسلي کو بہا لے گیا تها - هیرودوٹس کی روایت ہے کہ تهسلي ایک بڑا دریا

تھا ' سمندر کے دیوتا " نبتون " نے اُس کا پانی بہادیا اور ملک میں طوفان آگیا -

ان واقعات پر خرافات کا اثر تو ضرور غالب ہے ' مگر اصلیت سے خالی نہیں - علم الطبیعہ کے مشہور ترین فرانسیسی مولف (موسیو فوربے) نے تاریخ الانسان الطبیعی (ص ۲۴ - ۲۸ و ۳۵ - ۴۲) میں ان پر نہایت حکیمانہ نظر سے ریویو کیا ہے -

ساتواں طوفان حضرت نوح کے عہد میں آیا تھا ' یہ حادثہ میلاد مسیح سے تین ہزار ۳۳۸ برس قبل کا ہے ' اور اس وقت پانچ ہزار دو سو ۵۰ برس اس کو ہوچکے ہیں - قرآن کریم نے اِسکی پوری تشریح کی ہے ' سورۂ ہود میں ہے :

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه انی لکم نذیر مبین ' ان لا تعبدوا الا الله ' انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ' فقال الملاء الذین کفروا من قومه : ما نراک الا بشراً مثلنا و ما نراک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرای ' وما نری لکم علینا من فضل ' بل نظنکم کاذبین ' قال : یا قوم : أرأیتم ان کنت علی بینة من ربی و اتانی رحمة من عنده فعمیت علیکم ' أنلزمکموها و انتم لها کارهون ؟ و یا قوم لا اسألکم علیه مالاً ' ان اجری الا علی الله ' وما انا بطارد الذین امنوا ' انهم ملاقوا ربهم ' ولکنی اراکم قوماً تجهلون ' و یا قوم من ینصرنی من الله ان طردتهم ؟ أفلا تذکرون ؟ ولا اقول لکم عندی خزائن الله ' ولا اعلم الغیب ' ولا اقول انی ملک ' ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیهم الله خیراً ' الله اعلم بما فی انفسهم ' انی اذاً لمن الظالمین ' قالوا : یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ؟ قال : انما یاتیکم به الله ان شاء وما انتم بمعجزین ' ولا ینفعکم نصحی ان اردت

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجا کہ " لوگو ! میں تم کو صاف صاف خطرہ سے آگاہ کیے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کیا کرو ' مجھکو تمہاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا خوف ہے " سرداران قوم کفار نے اس پیغام کو سن کر کہا کہ " ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ہی جیسے بشر تم بھی ہو ' بظاہر ہم میں جو ادنی درجہ کے لوگ ہیں اُنہیں نے تمہاری پیروی بھی کی ہے ' اپنی نسبت تم لوگوں میں ہم کو تو کوئی برتری بھی نظر نہیں آتی ' بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں " نوح نے جواب دیا کہ " تم لوگوں کی کیا رائے ہے ؟ میں اگر اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں ' اُس نے مجھکو اپنے جناب سے نعمت و رحمت بھی عطا کی ہے ' تم کو وہ رستہ دکھائی بھی نہیں دیتا ' تو اس حالت میں کہ تم اُسکو مکروہ جانتے ہو کیا ہم اُسپر تمہیں مجبور کر رہے ہیں ؟ لوگو ! میں ان کو اگر نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کریگا ؟ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ میں یہ نہیں کہتا کہ (۱) میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (۲) نہ میں غیب جانتا ہوں (۳) نہ اپنے آپ کو فرشتہ کہتا ہوں (۴) اور جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں میں اُن کی نسبت یہ بھی نہیں کہتا کہ خدا ان پر فضل ہی نہ کریگا ' ان کے دل کی بات تو خدا ہی جانتا ہے - میں ایسا کہوں تو ایک ظالم میں بھی ہونگا " کفار نے کہا : " نوح ! تم ہم سے بہت جھگڑ چکے ' سچے ہو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو آسے لاؤ ؟ " نوح نے جواب دیا کہ " خدا کو منظور

ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم ' هو ربکم والیه ترجعون

ہوگا تو وہی عذاب بھی تم پر نازل کریگا ' تم خدا کو عاجز نہ کر سکوگے ' خدا ہی کو اگر تمہیں گمراہ کرنا منظور ہے تو میں کتنی ہی نصیحت کرنی چاہوں میری نصیحت تمہارے کام نہ آئیگی ' وہی تمہارا پروردگار ہے ' اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے "

ام یقولون افتراہ ' قل : ان افتریته فعلی اجرامی و انا بری مما تجرمون !

کیا وہ کہتے ہیں کہ " یہ باتیں بنا رکھی ہیں " ؟ تم کہہ دو کہ " میں نے اگر یہ باتیں بنالی ہیں تو اس کا گناہ مجھ پر ہے ' اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اُس سے بری الذمہ ہوں "

و اوحی الی نوح انه : لن یومن من قومك الا من قد امن فلاتبتئس بما کانوا یفعلون ' و اصنع الفلك باعیننا و وحینا و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون '

نوح کو وحی ہوئی کہ " تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُن کے علاوہ اب ہرگز کوئی ایمان نہ لائیگا ' یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں تم اُس کا کچھ غم نہ کرو ' تم ایک کشتی ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق بناؤ ' اور ان ظالموں کے متعلق مجھے مخاطب نہ کرو ' یہ ضرور غرق ہونگے "

و یصنع الفلك ' وکلما مر علیه ملاء من قومه سخروا منه ' قال : ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون ' فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم -

نوح کشتی بنانے لگے ' قوم کے وجیہ اور وردار لوگوں کا جب اُن پر گزر ہوتا تو وہ اُن سے تمسخر کرتے ' نوح جواب دیتے کہ " تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جیسے آج تم ہم پر ہنس رہے ہو اسی طرح کل کو ہم بھی تم پر ہنسیں گے ' عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ رسوائی بخش عذاب کس پر آتا ہے - اور دائمی تکلیف کس کی راہ میں حائل ہوتی ہے ؟ "

حتی اذا جاء امرنا و فار التنور قلنا : احمل فیها من کل زوجین اثنین و اهلك الا من سبق علیه القول و من امن وما امن معه الا قلیل '

یہ کیفیت اسی طرح رہی ' یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور نے جوش کھایا تو ہم نے نوح کو کہا کہ " ان سب کو کشتی میں بٹھا لو : ہر جوڑے کے دو دو جفت کو - اپنے گھر والوں کو - اُن کے علاوہ جن کی نسبت پہلے قول ہوچکا ہے - اور اُن کو جو ایمان لاچکے ہیں " اور اُن کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے -

وقال : ارکبوا فیها ' بسم الله مجریها و مرساها ' ان ربی لغفور رحیم ' وهی تجری بهم فی موج کالجبال ' و نادی نوح ابنه - وکان فی معزل : یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ' قال : ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ' قال : لاعاصم الیوم من امر الله

نوح نے ان سب سے کہا " آؤ کشتی میں بیٹھ جاؤ ' بسم الله مجریها و مرساها ' حقیقت میں میرا پروردگار غفور رحیم ہے " کشتی ان سب کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے چلی جارہی تھی ' اس حالت میں نوح نے اپنے بیٹے کو - جو الگ تھا - پکارا کہ " بیٹا ! آؤ ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ ' کافروں کے ساتھ نہ رہو " اُس نے کہا " میں ابھی کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں '

الا من رحم' و حال بینهما الموج فکان من المغرقین -

وہ مجھے پانی سے بچا لیگا " نوح نے کہا " آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ' بچے تو وہی بچے جس پر خدا رحم کرے " اسی حالت میں باپ بیٹے کے مابین ایک موج حائل ہوگئی ' ڈوبنے والوں کے ساتھہ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا -

و قیل : یا ارض ابلعی ماءک' و یا سماء اقلعی' و غیض الماء ' و قضی الامر' و استوت علی الجودی ' و قیل بعداً للقوم الظالمین ' ونادی نوح ربه فقال : رب ان ابنی من اهلی و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین ' قال : یا نوح انه لیس من اهلك ' انه عمل غیر صالح ' فلا تسئلن ما لیس لك به علم ' انی اعظك ان تکون من الجاهلین ' قال رب انی اعوذ بك ان اسئلك ما لیس لی به علم ' و الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین ' قیل : یا نوح اهبط بسلم منا و برکات علیك و علی امم ممن معك ' و امم سنمتعهم ثم یمسهم منا عذاب الیم (١١ : ١٩—٤٠)

کام تمام ہو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے زمین اپنا پانی جذب کرلے ' اور اے آسمان تھم جا " پانی اُتر گیا ' حکم کی تکمیل ہوئی ' کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ' اور کہدیا گیا کہ " ظالموں کی جماعت دور ہو "

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا " اے میرے پروردگار ' میرا بیٹا بھی میرے ہی گھر والوں میں ہے ' تیرا وعدہ سچا ہے ' اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے " جواب ملا کہ " اے نوح وہ تمہارے گھر والوں میں شامل نہیں ' وہ بدکار ہے ' جو بات نہ جانتے ہو ہم سے اُس کی درخواست نہ کرو ' ہم تمہیں سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو " نوح نے عرض کیا کہ " اے میرے پروردگار میں ایسی جرات سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقت معلوم نہو تجھہ سے اُسکی درخواست کروں - میری گستاخی تو اگر نہ بخشیگا اور مجھہ پر رحم نہ کریگا تو میں تباہ ہوجاؤنگا " سب کچھہ جب ہوچکا تو حکم دیا گیا کہ " اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھہ کشتی پر سے نیچے اُترو - یہ برکتیں تمہارے اور اُن اقوام کے شامل حال رہینگی ' جو تمہارے ساتھہ ہیں - بعد کی قومیں بھی ہم سے نفع اُٹھالینگی ' لیکن آخر کار ہماری جانب سے اُن کو درد ناک عذاب پہونچیگا "

یہ واقعات کسی قدر اضافہ و اختصار کے ساتھہ توراۃ میں بھی مذکور ہیں ' توراۃ نے ان میں کچھہ باتیں بڑھادیں ' کچھہ حذف کردیں ' کچھہ خبط کر ڈالیں ' مثلاً :

(١) توراۃ کا بیان ہے کہ طوفان عام تھا ' روے زمین کے جتنے براعظم اور جزیرے تھے سب غرق ہوگئے تھے " پانی زمین پر بے انتہا چڑھ گیا ' تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں سب چھپ گئے ' سارے جاندار جو زمین پر چلتے تھے : پرند ' چرند ' جنگلی جانور ' اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے ' اور جتنے انسان تھے ' سب مرگئے - ہر ایک متنفس مخلوق جو خشکی پر تھی مرگئی - روے زمین کے تمام موجودات جن میں جان تھی سب کے سب مٹ گئے - انسان سے لے کر حیوان تک ' کیڑے مکوڑوں اور آسمانی پرندوں تک سب مٹ گئے - فقط نوح اور جو اُس کے ساتھہ کشتی کے اندر تھے بچ رہے (تکوین - ٧ : ١٩ - ٢٣)

یہ عمومیت عقل کے بھی خلاف تھی ' تاریخ بھی خاص اس واقعہ کی تعمیم میں اس امر کی موید نہ تھی ' علم الاثار بھی تکذیب کر رہا تھا ' طبقات الارض کی شہادت بھی اس کے حق میں نہ تھی ' اور یہ بات تو کسی طرح قیاس میں آسکتی ہی نہ تھی کہ صرف ایک گناہ گار قوم کو سزا دینے کے لیے خدا نے سارے جہان کو جس میں بہت سی بے گناہ جماعتیں بھی رہی ہونگی ' بہت سے بے قصور اشخاص بھی ہونگے ' بہت سی ناکردہ گناہ آبادیاں بھی ہونگی - غرق کر ڈالے ' اور روے زمین پر کسی متنفس کو زندہ ہی نہ چھوڑے -

یہ ایرادیں آج اس زمانے میں وارد کی جارہی ہیں ' لیکن قرآن کریم نے اُس عہد میں جبکہ طوفان نوح کی عمومیت سے کسی کو انکار نہ تھا صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ الذین ظلموا انهم مغرقون (جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہی غرق کیے جا لینگے) قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی ' وہی غرق ہوئی ' اُنہیں بستیوں میں طوفان آیا ' اور سیلاب فنا اُنہیں ظالموں کو بہا لے گیا -

(٢) فرزند نوح کے تذکرے سے جو کافروں کا شریک حال تھا اور طوفان میں ڈوب کر مرگیا - توراۃ خاموش تھی ' قرآن نے یہ فرو گذاشت ظاہر کردی ' اور دکھا دیا کہ مولفین توراۃ کی جمع و تالیف کس پایہ کی ہے -

(٣) واقعہ طوفان کے بعد حضرت نوح کی توجہ کاروبار زراعت کی جانب مصروف ہوئی - انگور کا ایک باغ لگایا ' شراب نکالی ' اور پی کر مست ہوگئے ' گھر میں پہونچے تو نشے کا عالم تھا ' کپڑے اُتار دیے اور سو رہے - حام نے اُن کو برہنہ دیکھکر اپنے بھائیوں کو خبر دی - سام و یافث گئے اور برہنگی چھپا دی - بیدار ہونے پر جب حضرت نوح کو واقعہ معلوم ہوا تو کنعان کو بد دعا دی - توراۃ نے اس بد دعا کے الفاظ بھی نقل کردیے ہیں کہ " کنعان ملعون ہو ' وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا ' خداوند سام کا خدا مبارک ' کنعان اُس کا غلام ہوگا ' خدا یافث کو پھیلالے ' وہ سام کے ڈیروں میں رہے ' اور کنعان اُس کا غلام ہو " (تکوین - ٩ : ٢٥ - ٢٧) حام حضرت نوح کا بیٹا تھا (تکوین - ٦ : ١٠ و ١٨ و ١٠ : ١) اور کنعان حام کا لڑکا تھا (تکوین - ١٠ : ٦ و ٩ : ٢٢) گستاخی کنعان سے نہیں بلکہ اُس کے باپ حام سے سرزد ہوئی تھی (تکوین ٩ : ٢٣ و ٢٥) لیکن توراۃ صاف کہہ رہی ہے کہ حضرت نوح اُس سے ذرا بھی نہ بولے ' نہ ناراض ہوے - اظہار جلال ہوا بھی تو کنعان پر جو بالکل بے قصور تھا ' اور جسے اس واقعہ سے براہ راست کچھہ بھی تعلق نہ تھا ' قرآن نے اس کہانی کا تذکرہ تک نہ کیا ' اور خاموشی کی زبان میں بتا دیا کہ سرے سے یہ مذکور ہی غلط ہے ' بل کذبوا بما لم یحیطوا به علما -

قرآن موعظہ و عبرت ہے ' اخلاق و آداب ہے ' بشیر ترقی و نذیر تنزل ہے ' لیکن تاریخ و تمثیل نہیں ہے ' با این همه جو غلط واقعے مشہور ہوجاتے ہیں کبھی کبھی اُن کی تصحیح کردیا کرتا ہے - حضرت نوح کا واقعہ بیان کرکے وہ بڑی دعوے سے اعلان کررہا ہے :

تلك من انباء الغیب نوحیها الیك ' ما کنت تعلمها انت و لا قومك من قبل هذا ' فاصبر ' ان العاقبة للمتقین (١١ : ٤١)

یہ غیب کی چند خبریں ہیں ' ہم ان کو بہ طریق وحی تم کو سناتے ہیں ' اس سے پیشتر تم اور تمہاری قوم کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا - اب صبر و ثبات کو شیوہ بناؤ - جو لوگ متقی ہیں اُنہیں کا انجام بخیر ہے -

---

طوفان کیونکر آیا ؟ مفسرین کی غالب اور عام راے یہ ہے کہ کھانا پکانے کا ایک تنور تھا ' اسی سے طوفان کا چشمہ پھوٹا ' لیکن اس خیال میں کوئی اندازِ مجاز یا دمدیسل مضمر تھی جو نہیں سمجھی گئی -

توراة کا بیان ہے کہ " جب نوح کی عمر چھہ سو برس کی ہوئی ' دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اسی روز بحر محیط کے تمام سوتے پھوٹ نکلے' آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں' اور چالیس شبانہ روز تک زمین پر مینھہ کی جھڑی لگی رہی " (تکوین ۷ : ۱۱)

قرآن کریم نے بھی اسی حقیقت کی تائید کی ہے ' سورۂ قمر میں ہے :

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ' و فجرنا الارض عيوناً فالتقى الماء على امر قد قدر (۵۴ : ۱۱ و ۱۲)	ہم نے موسلا دھار مینھہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے ' زمین کے سوتے جاری کردیے ' آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اسی کے مطابق آسمان و زمین کے پانی مل گئے -

بے شبہ فار التنور (تنور جوش میں آیا) کے الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود ہیں ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ قدیم محاورۂ عرب میں " تنور " " روے زمین " کو کہتے تھے' حدیث میں ہے :

عن ابن عباس انه قال في قوله " و فار التنور " قال التنور وجه الارض ' قال قيل له اذا رايت الماء على وجه الارض فاركب انت و من معك' قال : و العرب تسمى وجه الارض تنور الارض (۱)	" تنور نے جوش کھایا " کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ " تنور کے معنے روے زمین کے ہیں ' یعنی حضرت نوح کو حکم ہوا کہ جب دیکھو کہ روے زمین پر پانی چڑھ گیا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ ' اہل عرب نے " روي زمین " کا نام " تنور زمین " و زمین رکھہ چھوڑا ہے " (۱)

توراة کے موجودہ تراجم نے کشتی نوح کا مستقر کوہ اراراط کو قرار دیا ہے (تکوین ۸ : ۴) لیکن علامہ یاقوت حموی نے اصل زبان سے توراة کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اس میں بجاے اراراط " جودي " مذکور ہے (۲) (معجم البلدان طبع مصر - ج ۳ ص - ۱۶۳) یہ پہاڑی (جودي) موصل کے علاقہ میں دریاے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ' اور یہی وہ علاقہ ہے جس کے مضافات میں قوم نوح آباد تھی ' اصل میں " جودي " ایک گانوں کا نام تھا (معجم البلدان - ج ۷ ص - ۵۱) اور پہاڑی کا وہ سلسلہ جو اس گانوں سے متصل تھا کوہ جودي کے نام سے مشہور تھا۔ اسی نواح میں " قردا " و " بازبدا " کی مشہور آبادیاں بھی تھیں - وہاں یہ پہاڑی انھیں بستیوں کے نام سے موسوم تھی ' ابوحنیفہ دینوری نے اسی مناسبت سے کشتی نوح کا مستقر جبل قردا و بازبدا کو ٹھہرایا ہے (اخبار الطوال ص - ۳۰) اور ابن قتیبہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے (معارف - ص - ۸) مشہور مسیحی مورخ گریگوري ابو الفرج ملطي نے ان سب کی تطبیق کردی ہے کہ جبل قردا اور کوہ جودي دونوں ایک ہی ہیں (مختصر الدول - ص - ۲۱) کوہ اراراط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور تھا ' توراة کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ کا اصلی نام بتا دینا کافی سمجھا گیا ' لیکن قرآن نے اس پہاڑی چوٹی کی جگہ بھی بتادی جہاں کشتی ٹھہری تھی -

واقعۂ نوح کی ذیل میں تعلیم الہی کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مادہ کی گوناگوں صورتگری جب کسی قوم کو خدا سے بالکل ہی غافل بنا دے ' قانون الہی کے حدود ٹوٹنے لگیں ' طغیان و سرکشی عام ہو جاے ' علم کی فراوانی حجاب اکبر کا کام دینے لگے ' تمدن ضلالت کی جانب رہنمائی کرتا ہو ' خداے واحد کی پرستش سے ابنا بھی سروکار نہو کہ اس کی پرستشگاہوں کا ادب کیا جاے ' تو ان حالتوں میں دعوة الی الحق فرض ہے - اس فرض کے ادا کرنے میں خواہ کیسی ہی بندشیں عائد ہوں ' زبان تقریر کو روکنے کے لیے مجرمانہ سازشوں کے نام سے قانون بنائے جائیں ' لسان تحریر کو بند رکھنے کی غرض سے تعزیری ایکٹ پاس ہوں ' با این ہمہ ان بدعتوں سے جو نتائج پیش آنے والے ہوں ان کے اظہار سے خاموش نہ رہنا چاہیے ' اور علانیہ کہہ دینا چاہیے کہ اس گمراہی کا کیا حشر ہونے والا ہے -

(۲) دعوة الی الحق کے لیے جو لوگ کمر بستہ ہونگے انھیں اس فرض ادا کرنے میں اپنی شاندار امتیازی حیثیت قائم کرنے کی فکر نہونی چاہیے کہ ارباب اقتدار کی نظروں میں درخور حاصل کرکے پہلے اپنی ممتاز پوزیشن قائم کرلیں پھر کام شروع کریں - یہ بے راہ روي کا طریقہ ہے ' اور اسی خصوصیت کی تمنا خام خیالی ہے - داعی الی الحق کو بظاہر اس کی کمزور پوزیشن پر طعنے دیے جائینگے ' تعریض ہوگی ' بے وقعتی کی جائیگی ' اس کو چھوٹا کہا جائیگا ' ہمسری آرائی جائیگی ' وہ ان سب کو انگیز کرلینگے ' اور اپنے فرض کو پورا کرتے رہینگے -

(۳) داعی الی الحق کی جماعت کچھہ ایسی وسیع نہوگی ' معدودے افراد اس کے شریک عمل ہونگے ' جو عام نظروں میں ذلیل و رذیل دکھائی دینگے ' ان میں یہ بھی خصوصیت نہوگی کہ جن معتبر جماعتوں کی دعوت ارزانی ہو ان پر کچھہ احسان کیے ہوں یا آمدنی سے ڈھیر بدر تعالے کے لیے چندے دیے ہوں ' ریزولیوشن پاس کرائے ہوں ' وہ اس طلسم فریب سے ایسے ہم کو تقویت نہ دینگے ' بلکہ نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھہ اٹھہ کھڑے ہونگے ' اور جو کرنا ہوگا کر گزرینگے -

(۴) دعوة الی الحق کے لیے صاف بیانی ' تلخ گوئی ' اور درشت گفتاری ' ناگزیر ہے ' البتہ صداقت کو تسلیم کرانے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا -

(۱) رواہ ابو جعفر قال حدثنی یعقوب بن ابراهيم قال حدثنا هشيم قال اخبرنا العوام بن حوشب عن الضحاك عن ابن عباس انه قال الخ ' و بطريق آخر عن المثنى قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا هشيم عن العوام عن الضحاك بنحوه - و برواية اخري عن ابي كريب و ابي السائب قال ثنا ابن ادريس قال اخبرنا الشيباني عن عكرمة في قوله وفار التنور قال وجه الارض ' و برواية اخري قال حدثنا زكريا بن يحيى بن ابي زائدة و سفيان بن وكيع قالا ثنا ابن ادريس عن الشيباني عن عكرمة وفار التنور قال وجه الارض -

(۲) عبرانی زبان میں توراة کے جو نسخے ہیں ان میں بھی سفینۂ نوح کا مستقر کوہ جودي مذکور ہے - دائرة المعارف العربیہ کے مسیحی مؤلفین لکھتے ہیں کہ روایات اب تک اسی قول کی تائید میں ہیں کہ اس حادثہ کا مرکز یہی پہاڑی (جودي) تھی ' بروسس جو اسکندر اعظم کا معاصر تھا ' اس کی بھی یہی راے ہے - کوہ جودي کی چوٹی پر کشتی کے آثار بھی اس کو ملے تھے (دائرۃ المعارف حرف جیم)

(٥) دعوة الی الحق حصول جاه و کسب مناصب کا ذریعه نہیں ھے که اُس کے نام سے اچھے اچھے عہدے حاصل کیے جائیں ' پبلک سروس میں نمایاں جگہیں ملیں' مال و دولت بڑھے ' اس مقدس فرض کا معاوضه دینے والا صرف خدا ھے ' اجر یا اُجرت جو پیش نظر ھو اُسی سے طلب کرنی چاهیے -

(٦) جو لوگ داعي الی الحق کے شریک عمل ھوں اُن سے بے تعلقي و علعدگی کے لیے خواه کیسا هی دباؤ ڈالا جائے مگر سختي سے انکار کردینا چاهیے -

(٧) داعي الی الحق کے پاس نه خدائي کے خزانے ھونگے' نه اُس میں فرشتوں کي صفت ھوگي ' نه غیب داں ھوگا' انسان کي معمولي حیثیت رکھتا ھوگا ' اور اسي حالت میں بڑے بڑے جبارں کي حیثیت بگاڑ دینے کا الٹیمیٹم دیگا -

(٨) دعوة الی الحق کے لیے موقع و محل کي تلاش بے سود ھے که مستبدین کي طبیعت جب حاضر دیکھ لیں اُس وقت تبلیغ کا کام شروع کریں ' یه موقع شناسي ضروري نہیں - ھر حالت میں کام کرتے رهنا چاهیے' اور اس شدت سے کرنا چاهیے که دیکھنے والے گھبرا اُٹھیں ' سننے والے تنگ آ جائیں ' اور برملا کہنے لگیں که مقابلے کے لیے هم طیار هیں ' جو کچھه کرنا ھو تم بھي کر دیکھو -

(٩) نتیجه نا کامیاب هي کیوں نه رهے ' استبداد میں خواه کچھه بھي فرق نه آئے ' مگر دعوة الی الحق کي سرگرمي میں فرق نه آنا چاهیے ' جو لوگ دھمکي دے رهے ھوں که هم نے تلوار سے فتوحات حاصل کیے هیں ' تلوار هي کے زور سے اس کو قائم بھي رکھینگے ' اُن کو جواب دے دینا چاهیے که خدا کو اختیار ھے' چاھے تم کو تباه کرڈالے یا زنده رهنے دے ' دعوة الی الحق کو ان امور سے تعلق نہیں ھے -

(١٠) دعوة الی الحق مشکوک و مشتبه نظروں سے دیکھي جائیگي ' اُس کے داعیوں کو سخن ساز و مفتري کہا جائیگا ' لیکن سلسلهٔ سعی و تدبیر میں ان باتوں سے سستي نه آني چاهیے ' البته اپني پوزیشن کو واضح کر دینا چاهیے -

(١١) طغیان و جبروت کا انہماک دلوں اور دماغوں میں قبول حق کي صلاحیت باقي هي نہیں رهنے دیتا - ایسي طبیعتیں کبھي راه راست پر نہیں آسکتیں ' اُن سے کناره کش ھوجانا چاهیے' قطع نظر کرلیني چاهیے ' اور اُنہیں بالکل هي بائیکاٹ کردینا چاهیے - وه ظالم هیں ' ستم پیشه هیں ' سیلاب فنا میں غرق ھو جائینگے ' اُن کے متعلق کسی قسم کي گفت وگو نه کرو ' اپنے بچاؤ کي آپ تدبیر نکالو ' طوفان حوادث سے محفوظ رهنے کے لیے سفینهٔ نجات بناؤ ' اُس کے بنانے میں سرگرمي کے ساتھه لگے رهو ' اور خدا نے جو تعلیم دي ھے اُسي کے مطابق کام کرو -

(١٢) اس کام میں انہماک و سرگرمي کو دیکھه کر لوگ هنسینگے ' هنسنے دو ' تمھیں اپنے کام سے کام ھے -

(١٣) حفاظت کا جو ذریعه اختیار کیا جائے وه صرف اپنے لیے مخصوص نه ھونا چاهیے ' بقدر گنجائش - ارباب استبداد کے علاوه جو عذاب الہی کے مستحق هیں - ایک حد تک دوسرے بندگان خدا کے لیے بھي سامان حفاظت بہم پہونچانا چاهیے' مگر اس کي نوعیتیں مختلف نه ھوں ' اور جامعهٔ وحدت میں خلل نه پڑے -

(١٤) جبارں سے بے تعلقي و بائیکاٹ میں قرابت و رشته داري کا پاس و لحاظ ممنوع ھے ' کوئي خاص عزیز هي کیوں نه ھو ' نہایت اهم خصوصیت کیوں نه رکھتا ھو ' مگر دائرهٔ حق و صدق سے جہاں باھر قدم نکالے که تباهي آئي ' ایسے لوگ رهي هیں جو عمل صالح اور حقیقي کیرکٹر سے بیگانه ھوتے هیں - کفار کي طرح اُن کو بھي بائیکاٹ کر دینا چاهیے - اُن پر رحم کرنا یا اُن کے حق میں سفارش کرني جرم ھے ' اور سخت جرم ھے - اس سے توبه کرني چاهیے -

(١٥) ظالموں اور جبارں کو هدایت نہیں هوا کرتي - ذرهم في طغیا نهم یعمهون ' اُن کي سرکشانه ضلالت کچھه زمانے تک قائم رهیگي - کچھه مدت تک بندوں پر خدائي کرتے رهینگے ' آخر خدا کي حجت پوري ھوگي ' اپني روش تبدیل کرنے کے لیے اُنہیں متعدد موقعے دیے جائینگے ' مگر اُن کے استبداد میں کیوں فرق آنے لگا ' انجام کار سب کے سب نیست و نابود ھوجائینگے - حکومت جاتي رهیگی ' سطوت و عزت فنا ھوجائیگی ' نام و نشان تک مٹ جائیگا ' دنیا میں خدا کی پادشاهی قائم ھوگی ' اور پھر اُنہیں مظلوموں کو برکات الٰہی نصیب ھونگے جن کي آزار رساني میں ایک دنیا کو مزه آرها ھے -

(١٦) فنائے استبداد کے بعد مسلمان کامیاب ھونگے ' اُن پر خدا کي رحمت نازل ھوگي ' زمانے بھر کي نعمتوں سے مستفید ھونگے ' لیکن بعد کي نسلیں جب خدا کو بھول جائینگي ' جب اضطهاد و استعباد رنگ لائیگا ' جب پھر عزم و ثبات و استقلال میں ضعف آنے لگیگا تو اُن پر بھي تباهي آئیگي ' کامیابي کے لیے صبر و ثبات و تقوی ایک لازمي چیز ھے ' جو قوم اس کي خوگر نہوگي ' جس نے قدرت کو اپنے استقلال و اتقا (اعلی کیرکٹر) کا ثبوت نه دیا ھوگا اُسے کامیابي کي توقع هي نه رکھني چاهیے -

ام حسبتم ان تدخلوا	کیا تم اس خیال میں ھو که بہشت
الجنة و لما یعلم	میں داخل ھوجاؤگے حال آں که ابھی
الله الذین	تک الله نے نه تو اُن لوگوں کو جانچا
جاهدوا منکم	جو تم میں سے جهاد کرنے والے هیں
و یعلم الصابرین ؟	اور نه اُن کا امتحان کیا جو ثابت قدم
(٣ ع - ١٤)	رهتے هیں ؟

یه واقعات پیش آنے والے هیں اور ضرور پیش آنے والے هیں' فارتقب حتی یاتی الله بامره -

اس میں کامیابي مطلوب ھو تو سلسلهٔ عمل کي توسیع' صبر و ثبات کا اعتصام ' اور تقوی و طهارت نفس کا تعود پیدا کرو: لتستخلفنکم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم و لیبدلنکم من بعد خوفکم امنا -

اطـــلاع

(١) ٹالیپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانه ھے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ھوا ھے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام ایلیے مستعد هیں - .

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چھپتا ھے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گھنٹه کے حساب سے چھاپ سکتي ھے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کر دینا چاهتے هیں -

(٢) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بھي چلائي جاسکتي ھے ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوه ھر کام جلد اور بہتر ھوسکتا ھے -

مذاکرۂ علمیہ

موضـــوع علـــم الانسان

ایک فرد اور ایک جماعت کے خصائص نفسانیہ میں کسقدر شدید مماثلت ہے ؟ ہر فرد انسانی فطرةً اپنی ذات سے پہلے دوسروں کی ذات کی طرف توجہ کرتا ہے ' انکے محاسن و معائب کی تنقید کرتا ہے ' انکے احوال شخصیہ کا غور و فکر سے مطالعہ کرتا ہے ' یہی حال مجموعۂ افراد اور جماعات انسانی کا ہے - تمام علوم کا موضوع کائنات اور اسکے خصائص و صفات کی واقفیت ہے - عہد تاریخ کی ابتدا سے ہمکو معلوم ہے کہ انسان ان علوم کی تحقیقات و اکتشافات میں مصروف ہے ' لیکن خود انسان نے اپنی ذات کی طرف کب توجہ کی ؟

علم الانسان جسکو انتھراپولوجی کہتے ہیں ' اور جسمیں انسان خود اپنی ذات کے خصائص و اوصاف سے بحث کرتا ہے ' اٹھارھویں صدی کے حاصلات علمیہ میں سے ہے - فرانسیسی عالم برفون متوفی سنہ ۱۷۸۸ ع اسکا مکتشف اول اور جرمن محقق بلولم بوش متوفی سنہ ۱۸۴۰ ع اسکا مدون اول ہے -

علم انسان کا کیا موضوع ہے ؟ اور اسکے مباحث کیا ہیں ؟ جماعات و اقوام انسانی ' کی ترتیب ' انکے اوصاف و خصائص متحدہ و متباینہ کی تشریح ' باہمی علاقات نسبی و تعلقات نسلی کی تحقیق ' علم تشریح ' مشابہت ترکیب اعضاے جسمانی ' اتحاد و مشارکت السنہ ' اور مماثلت اخلاق و جذبات ' کے رو سے انکی نوعی و قومی تقسیم ' نیز سلسلۂ کائنات میں مرتبۂ انسانی کی تعیین ' قواعد و نوامیس طبیعت و فطرت سے اسکا تعلق ' ان قواعد طبعی و نوامیس فطری کا انسان کے صفات ' خصائص اخلاق اور جذبات کی زیادت و نقص ' یا فنا و بقا پر اثر ' موثرات و تغیرات خارجی ' خصائص موروثی ' تعلقات عصبی ' اور تاثیرات اعتقادی سے اسکی اثرپذیری و تغیر و تاثر ' زمانۂ وجود نوع انسانی کی تحقیق ' اسکے قدیم متروکات و آثار کی تفتیش ' انسان قدیم کے کارنامہاے عہد غیر تاریخی کی تلاش و جستجو ' نوع انسانی کے درمیانی منازل ارتقاے جسمانی و عقلی ' اسکے علل تکون و آفرینش اور اسکے استقلال (۱) تکون یا ارتقاے تکون کی ' تحقیق و تفتیش -

ان مباحث کی تحقیق کے بعد حسب ذیل سوالات کی تحلیل و تفصیل بھی ایک محقق فن انسانیات کا فرض ہے :

(۱) نوع انسانی کیا کسی ایک اصل واحد سے متفرع ہوئی ہے یا مختلف متعدد اصول سے ؟

(۲) عالم انسانی کسی دو متعین ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا اسکی مختلف شاخیں متعدد آبا و امہات سے مخلوق ہوئی ہیں ؟

(۳) از روے طبقات الارض نوع انسانی کی کیا عمر ہے ؟

(۴) انسان و حیوان کے درمیان وسائط امتیاز و فصل بتدریج پیدا ہوگئے ہیں ' یا بالطبع ہیں ' اور انسان مستقل و براسہ اپنے اول یوم خلقت سے نوع کی حیثیت رکھتا ہے یا بتدریج و بارتقاے درجات وہ یہاں تک پہونچا ہے ؟

(۵) انسان اور دوسرے حیوانات میں جو تشابہ جسمانی موجود ہے کیا اوس سے باہمی تعلقات نسبی کا بھی اثبات ہوتا ہے ؟

(۶) اگر یہ فرض کرلیا جاے ' کہ اس تشابہ جسمانی سے تعلقات نوعی و نسبی کا اثبات ہوتا ہے تو انسان میں قوت نطق و فہم ' مدارک اخلاق و نفس کیونکر پیدا ہوگئے ؟

اس فہرست سوالات سے ظاہر ہوگا کہ انکی تحلیل و عقدہ کشائی کے لیے دوسرے متعدد علوم کی بھی احتیاج ہوگی ' مثلاً :

جغرافیہ : کہ انواع و جماعات انسانی کے مقامات سکونت اور خصائص اقطاع عالم معلوم ہوں -

طبقات الارض : جس سے خصائص طبقات زمین اور اسکے مختلف طبقات کا زمانہ اور آثار انسانی کا انمیں وجود ظاہر ہوتا ہے -

علم الآثار : اس فن کے ذریعہ سے نوع انسانی کے حالات و آثار قدیمہ جو غیر تاریخی زمانہ کی یادگار ہیں ' انکی تحقیق ہوتی ہے -

علم النبات و علم الحیوان : ان سے یہ معلوم ہوگا کہ خصائص نباتات و حیوانات و انسان میں کیا تشابہ اور کیا تباین ہے اور ان سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

علم الحیاة : نوع انسانی کی حیات ' وجوہ و علل حیات ' خصائص حیات انسانی ' اور امتیازات حیات ' سے موضوع علم الانسان کو شدید تعلق ہے -

علم النفس : اس سے انواع و اجناس انسانی کے اخلاق و جذبات کا باہمی تشابہ و تباین ظاہر ہوتا ہے -

علم التشریح : اس فن کے ذریعہ سے مختلف انواع و اجناس حیوانی و انسانی میں تشابہ و تباین جسمانی اور انکے باہمی تعلقات ترقی و انحطاط اعضاء کا اظہار ہوتا ہے -

علم اللغات : السنۂ مختلفہ کے تشابہ و اتحاد و مشارکت اصول و الفاظ سے باہمی اجناس و اقوام انسانی کا اتحاد و اختلاف نسل ظاہر ہوتا ہے -

یہ تمام علوم اپنے اندر نہایت دل آویز مباحث رکھتے ہیں ' جن پر کسی دوسری فرصت میں نقد و نظر کی جائیگی -

(۱) تکون نوع انسانی کے متعلق علماے علم الانسان کے دو گروہ ہیں ' اول : انسان مستقل اور بلا ارتقاے تدریجی موجودہ حالت پر مخلوق ہوا ' اسی کو ہم نے استقلال تکون کہا ہے ' دوم : انسان موجودہ مرتبۂ انسانیت تک بتدریج ' جمادی ' نباتی ' اور حیوانی ارتقاآت کے بعد پہونچا ہے ' اس دوسری راے کو ہم ارتقاے تکون کہتے ہیں -

مقالات

وثائق و حقائق

ایـــوان شینـــوسو

انسان نے اپنی راحت کے لیے کیا کیا سامان کیے ، دشت سنگار میں ایک برج کی تعمیر شروع کی جس کا منارہ آسمان سے باتیں کررہا تھا - صحراے صعید میں ایک سر بہ فلک ایوان کی بنیاد ڈالی جس کی رفعت و بلندی کے ذریعہ سے

لعلی ابلغ الاسباب ، اسباب السموات کی تحقیق کا حوصلہ پیدا ہوا تھا ، لیکن قدرت کے زبردست ہات کی ایک معمولی جنبش نے یہ سارے حوصلے خاک میں ملادیے - ساری عمارتیں نقش برآب کردیں ، اور ایسا نام و نشان مٹایا کہ اس آرزو کے لیے بھی کوئی سبیل نہیں رہ گئی کہ :

قف بالدیار وهذی اربعا درسا
ونادها نعسا هادی تجیب عسی

(عمارتوں کے سامنے کھڑے ہو ، ڈھئے ہوے کھنڈروں کو سلام کرو ، اور انھیں پکارو ، شاید وہ جواب دیں)

"الزہراء" کیا ہوا ؟ "الخلد" کہاں گیا ؟ "الحمراء" کس کے ماتم میں سوگوار ہے ؟ "قطب مینار" کن کا مرثیہ پڑہ رہا ہے ؟ "قلعۂ معلی" اور "تاج محل" کس مٹی ہوئی عظمت کو رورہے ہیں ؟ ایسے ایسے ہولناک و مہیب انقلاب کے بعد کس کو وثوق ہے کہ موجودہ دنیا کی سب سے بڑی عمارت اور سب سے اچھی نزہت گاہ (ایوان شینوسو Chenouceux) کب تک قائم رہیگی ، اور زمانے کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوگا ؟

سنہ ١٥١٥ ع میں طامس بوہر (Thomas Boher) نے اس محل کی تعمیر شروع کی تھی ، عمارت ہنوز پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زندگی کے دن پورے ہوگئے ، ارمان نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ نومبر سنہ ١٥٢٣ ع میں جان نکل گئی - مرنے سے قبل محل کے ایک منارے پر اس نے یہ کتابہ لگادیا کہ "یہ عمارت اگر بن گئی تو میری یادگار ہوگی" انسان کی آرزوئیں بھی کیسی غرابت آمیز ہیں ؟ عمارت بن بھی گئی ، یادگار قائم بھی ہوگئی ، مگر جسکی یادگار تھی آج اسکا کوئی نام بھی نہیں لیتا - محل کا ایک وسیع حصہ دریا میں ستونوں پر بنایا گیا ہے ، جو منظر و مرقع ہر حیثیت سے بدیع المثال ہے - ہر ایک دل و دماغ میں تفرج کے ولولے پیدا ہوتے ہیں ، لیکن جب آرزو برآتی ہے تو قدرت یہ پیغام سناتی ہے کہ :

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

تعمیر کے بے شمار مصارف نے طامس بوہر کو نہایت مقروض کردیا تھا ، اس کے بیٹے نے اداے قرض کے لیے بادشاہ کو یہ محل دے دیا ، اور خود اس میں ایک دن بھی نہ رہنے پایا - بادشاہ فرانسس اول (Francis I) اس کو شکارگاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا ، مگر تھوڑے ہی زمانے میں دست قضا نے اس سے بھی یہ عمارت چھین لی - اس کے بعد یہ محل بہت سے مشاہیر کے پاس رہا - بڑے بڑے دولتمندوں نے اسکو خریدا اور بیچ ڈالا ، بہت سے عظمت پسند ہات اس پر قابض ہوے ، اور پھر دست بردار ہوگئے - چار سو ٩٧ برس ہوچکے ہیں ، لیکن اس طویل مدت میں کسی ایک شخص کو بھی کامیاب زندگی کا لطف یہاں حاصل نہوسکا - حال میں چاکلیٹ کے ایک سوداگر ہنری مینر (Henri Menier) نے ٧٠ ہزار ۸۰۰ پونڈ (١٠ لاکھ ٦٢ ہزار روپیہ) میں اسکو خریدا ہے ، دیکھیے اس کے پاس کب تک رہتا ہے ؟ پیغام آسمانی کے بہت سے حصے تو پورے ہوچکے ہیں ، دیکھنا ہے کہ اب آخری حصہ کس شکل میں پورا ہوتا ہے ؟ صدیوں سے اس پیغام عبرت کو ہم سنتے آئے ہیں ، مگر ایوان شینوسو کے حالات پڑھنے کے بعد بھی ایک لحظے کے لیے اس پر غور نہیں کرتے کہ :

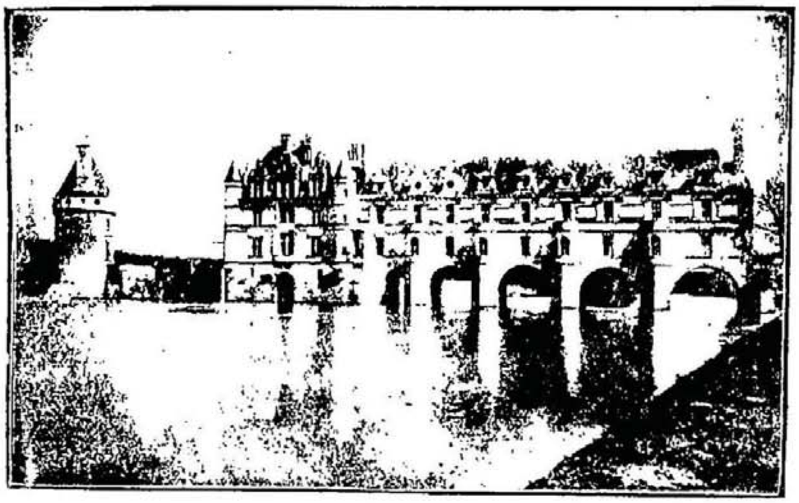

أتبنون بكل ريع آية تعبثون ؟ وتتخذون مصانع لعلكم تخلدون (٢٦ : ٧٢)

اولم نمكن لهم حرما آمنا يجبى اليه ثمرات كل شي رزقا من لدنا ولكن اكثرهم لا يعلمون ، وكم اهلكنا من قرية بطرت معيشتها ، فتلك مساكنهم لم تسكن من بعدهم الا قليلا ، وكنا نحن الوارثين (٢٨ : ٥٠ و ٥١)

کیا ہم نے ان کو حرم سراے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے ؟ ہمارے ہاں سے انکو رزق پہونچتا ہے ؟ لیکن اکثروں کو یہ بھی علم نہیں ، ہم نے کتنی آبادیاں تباہ کرڈالیں جو وسائل عیش کے افراط سے وارفتہ ہوگئی تھیں ، یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد شاذ و نادر موقعوں کے سوا کبھی آباد نہیں ہوے ، آخرہم ہی وارث ٹھہرے -

مدنیت فرنگ

انسانوں کو تیل میں زندہ جلانا

پوتومئو (Putumayo) کي رپورٹ

(مقتبس از انگلشمین - ۲ - جولائي - سنه ۱۹۱۳ ع)

مظالم پوتو مئو کي تحقیق کے لیے جو کمیٹی منتخب هوئي تهی ' امید کے مطابق اُس کی رپورٹ بہت سخت الفاظ میں شائع هوئی ہے -

کمیٹي کو ڈائرکٹروں کے خلاف گو کوئی ایسي شہادت تو نہیں ملي جسمیں وہ علانیہ غلاموں کي تجارت کی ذیل میں خلاف قانون کام کرتے ہوے معلوم ہوے ہوں ' تاهم اُن پر یہ الزام لگا یا گیا ہے کہ انهوں نے بے انتہا غفلت کی - ایک جگہ کمیٹي نے لکھا ہے کہ " خواہ کتنا هی ان وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کے هونے سے انکار کیا جاے مگر انڈینز (اصلی باشندگان جنوبي امریکہ) کو تیل میں جلالیکے واقعات کي کامل طور پر تصدیق هوگئی ہے " -

کمیٹی نے مسٹر - هارڈنبرگ اور کپتان ویفن (Mr Hardenberg) (Capt. Whiffen) کے الزامات کو تسلیم نہیں کیا - موخرالذکر پر ڈائرکٹروں نے یہ الزام لگایا تها کہ اُسنے دهمکي دےکر زبر دستي روپیہ لیا ہے - کمیٹي نے لکھا ہے کہ " ڈائرکٹر بہت جلد اُن باتونکو قبول کر لیتے هیں جو ان لوگونکی شہادت کے خلاف هوں - انهوں نے مسٹر هارڈ نبرگ اور کپتان ویفن کی برات کے متعلق دریافت تک نہیں کیا " کمیٹی نے مظالم کے وجود اور اُس کے ثبوت کو قبول کرتے ہوے ڈاکٹر پاریڈز (Dr. Pardes) کے بیان کی - جو پیرو کی گورنمنٹ کے کمشنر هیں - تصدیق کی کہ بے شک انهوں نے بہت سے ایسے واقعات کو ظاهر کیا ہے ' جو پہلے ظاهر نہیں هوے تهے -

کمیٹي نے انگریزی ڈائرکٹر سر راجو کیسمنٹ (Sir Rodger Casement) کے بیان سے جو اهم انکشافات ظاهر هوے تهے اُن پر کوئی سوال نہیں کیا سینر ارینا (Senor Arena) نے یہ مان لیا کہ مظالم کے واقعات ضرور صحیح هیں اگرچہ کچھہ اس میں مبالغہ کی آمیزش ہے - بعض جگہ ممبران کمیٹی نے " عجیب و غریب قصہ " ان روایات کا نام رکها ہے -

ایک کارٹون میں وهاں کي رعایا کے مصائب دکهاے گئے هیں جسمیں اُن کو بید لگا ئے جارہے هیں - جلایا جا رها ہے اور انکو گولیاں ماري جاتی هیں - مسٹر ریڈ (Mr. Read) اس واقعے کو ایک ڈائرکٹر کي قابل نفرت رپورٹ کہتے هیں ' مگر کمیٹي نے اسے بهي صحیح تسلیم کرلیا ہے ' اور لکھا ہے کہ " جو بات کارٹون میں ظاهر کی گئی ہے اُس سے کہیں زیادہ مظالم وهاں هوتے هیں "

اس رپورٹ میں یہ بهي شائع هوا ہے کہ " باوجود اس کے کہ وزارت خارجہ سے اُنکي خبرگیري کي هدایت هوچکي تهي پهربهي اسکا کچهہ خیال نہیں کیا گیا ' وهانکے کام پر ملازم رکهنے والے نہایت درجہ کے بدمعاش هیں ' فانلونکا ایک غول ہے جو اپنی تفریح طبع کے واسطے وهانکے لوگونکو گولیوں سے مارتا ہے ' یا انکو زندہ جلا دیتا ہے " مسٹر ریڈ نے باوجود کوشش اخفا کے یہ ظاهر کیا کہ " لیما میں انهوں نے انڈینز کو گولی سے نشانہ بنتے هوے خود دیکھا ہے " کمیٹي نے اکثر الزامات ڈائرکٹروں پر عائد کیے هیں ' اور اس بات کو وثوق کے ساتھہ تسلیم کر لیا ہے کہ " تمام گرم ممالک میں یہ لوگ غلامونکی تجارت کرتے هیں ' قانون انسداد غلامي کو زیادہ سختي سے استعمال کرنا چاهیے اور اگر کوئي انگریز اس جرم کا مرتکب هو تو اُسکو انگریزي حکومت سے سزا چاهیے "

لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

غلطیهاے مضامین مت پوچهہ ' کہتے هیں : انسان کو اپنے تئیں هلاکت میں ڈالنا منع ہے ' اصول کي صحت میں کلام نہیں ' لیکن جو فروع نکالے جاتے هیں خود اُن کي تفریع هلاکت آفریں ہے - طبیعت میں استقلال ہے تو هوا کرے ' عزم و ثبات پر تیقن ہے تو هونے دو ' تم کوئي بڑا کام نہ کرو ' مہمات امور میں کبهي اقدام نہ کرو -

هندوستان پر حکومت کرنے کے لیے اگر انگلستان میں انگریزوں کو سول سروس کي تعلیم دلانے کي غرض سے هر سال چهہ کم ۱۶ - هزار پونڈ (دولاکهہ چالیس هزار روپے) خزانۂ هند کو ادا کرنے پڑتے هیں ' اور پهر ان سویلینوں سے هندوستانیوں کي قسمت وابستہ هوتي ہے ' تو اُن کو رعا یا کي عبادتگاهیں ڈهانے ' خانقاهیں گرانے کے احکام نافذ کرانے میں بهي باک نہیں هوتا ' جب بهي کچهہ نہ کہو -

اگر پنجاب کي نہري آبادیوں میں رعایا کي ضروریات زندگي میں گورنمنٹ کي جانب سے کوئي مدد نہیں ملتي ' اور مزارعین سے نہایت گراں شرح پر مال گذاري وصول کي جاتي ہے ' تو اس شکایت کي تلافي کے لیے دیوان عام (هاؤس آف کامنس) میں نائب وزیر هند (مسٹر مانٹیگو) کا صرف یہ جواب کافی سمجهہ لینا چاهیے کہ " ایک سیاح نے ایک هفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کیے هیں ' مگر دوسرے اشخاص نے جو حالات لکهے هیں اُن سے یہ بیانات مختلف هیں - اس لیے قابل تیقن نہیں کہے جاسکتے "

اگر ایک انگریز (جیمس هنڈرسن) وکٹوریا جیوٹ مل کے ایک هندوستاني مزدور پر حملہ کرکے اُسے ضرب شدید پہونچا تا ہے ' وہ اسي صدمہ سے بیس دن کے اندر مرجاتا ہے ' مقدمہ دائر هوتا ہے عدالت اس تعدي کو خطرناک قرار دیتي ہے ' مگر مجرم پر صرف ایک سو روپیہ جرمانہ کافي سمجهتي ہے - پارلیمنٹ میں سوال هوتا ہے ' مسٹر اوگریڈي سفارش کرتے هیں کہ " جیمس هنڈرسن " کو هندوستان سے ملک بدر کردینا چاهیے ' اور عدالتوں کو تنبیہ کرنی چاهیے کہ اس قسم کے مقدمات میں هندوستانیوں اور یوروپین لوگوں کے مابین فرق نہ کیا کریں ' تو گورنمنٹ کی اس تشریح پر قانع هوجاؤ کہ " هنڈرسن نے قلي کو شراب کے نشے میں مارا تها ' اور وہ هیضہ سے مرا تها - وزیر هند اس معاملہ میں کسي کارروائي کرنے پر آمادہ نہیں هیں "

اگر جنوبي افریقہ کی پارلیمنٹ کے مظالم هندوستانی مزدوروں پر بدستور قائم هیں ' اگر حکومت هند کي یہ قرار داد بهي نافذ العمل نہو سکی کہ آیندہ سے جنوبي افریقہ کے لیے هندوستان سے قلی نہ بهیجے جائیں ' تو دیوان عام میں مسٹر هارکورٹ کے اظہار تاسف سے اشک شوئي کرلو کہ گورنمنٹ کوئي چارۂ کار نہیں نکالتي نہ سهي اُس کو افسوس تو ہے -

اگر مدراس و سدرن مرهٹہ ریلوے کے ورکشاپ مدراس میں ریلوے کے ایک انگریز اهلکار نے تین هندوستانیوں کو اس هفتہ میں محض اس لیے گولي ماردي کہ اس کے خیال میں " وحشي هندوستاني اُس کي مہذب میم کو گالیاں دے رهے تهے " تو اس حادثے کو ادبیات اردو کے اس شاعرانہ تخیل کا ذریعۂ تکمیل سمجهو کہ :

کس نے یوں پیار کیا ؟ کس نے وفا کي ایسی ؟
کیوں کریں قتل کسی کو وہ همارے هوتے ؟

اس قسم کے غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولي تحمل سے انگیز کرلیا کرو ' ان پر آزردگی بے جا و بے محل ہے -

عالم اسلامی

الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط

محکومیت کے نتایج

" یہاں کي حالت کیا پوچھتے هو ؟ یہاں رهنا انگاروں پر لوٹنا هے - جب تک هجرت کي اجازت تهي زندگي دو بهر نه تهي که اس عذاب سے نجات کي کچهه امید تو تهي ' مگر جب سے یه آخرین دروازۂ نجات بهی بند هوگیا هے هر مخلص جزائري زیست سے بیزار هے - کاش موت جلد آتي !

قوم پر تنگ گیري سخت سے سخت تر ' شہروں کي حالت بد سے بد تر ' کہاں سے الفاظ لاوں که یہاں کي حالت تمهارے سامنے ممثل و مجسم هوجائے -

تم نے جس حالت میں دیکها تها اس سے اب یہاں کي حالت بالکل مختلف هے - اور کیوں نه هو ؟ جب که دولت سیاست کي رفتار غیر معمولي هو ؟ موجوده سیاست کا محور یه هے که " جزائري یافرانسیسي بن جائیں یا مٹا دیے جائیں " -

فرانسیسي بنے تو دخیل ' دخیل کي قدر معلوم ' اسکے علاوه پهر اسلام کہاں ؟ اگر فرانسیسي نه بنے تو زد و کوب ' قید و بند ' تیغ و تفنگ ' دار و رسن !

دونوں صورتیں مہلک ' هر مخلص جزائري کا دل فگار ' انکهیں خونبار ' اور زبان موت کي خواستگار -

شیاطین الانس یعني فرانسیسي جاسوس هباء منثور کي طرح پهیلے هوے هیں ' اجتماع عام یا خاص ' کسی کام کے لیے هو یا صرف لطف صحبت کے لیے ' وقت سرشام هو یا اخر سحر ' غرض صحبت کسي قسم کي هو ' کہیں هو ' کسي وقت هو ' وه موجود ' اور اب تو صحبت و اجتماع کي بهي ضرورت نہیں ' خلوت میں بهی نازل !

حالت سخت ناگفته به ' اعتماد مفقود ' نه بیٹے کو باپ پر بهروسا نه باپ کو بیٹے پر ' بهائي بهائي کا تو کیا ذکر ' بهترین افراد قوم کے پاس ان ضمیر فروشوں کی آمد و رفت بکثرت ' اس آمد و رفت کا نتیجه باغیانه مساعي کي اطلاع سے لبریز رپورٹیں ' اور یه رپورٹیں گو محض دفتر کذب و افتراء مگر فرانس کے لیے وحي آسماني ' رپورٹ کا اثر ؟ احکام قید ' اوامر جلاء وطن سزاے موت ' مرافعه ؟ نہیں ' نظر ثاني ؟ اگر هو بهي تو فائده ؟ قاضي (جج) تو فرانسیسي هونگے -

مغرب اقصیٰ پر فتن و حوادث کا ابر کثیف چهایا هوا هے ' آگ اور خون کي بارش هورهي هے ' وطن و ملت کے پرستاران غیور سربکف آرهے هیں ' وادیاں اور میدان آباد هورهے هیں ' گهر ویران ' گهرانے برباد ' ! عالم اسلامي سنتا هوگا اور روتا هوگا ' مگر هم بدبخت اهل جزائر پر تو بجلیاں گر رهي هیں -

یه اسلیے نہیں که مغرب اقصی میں اسلام کي زنده یادگاریں مٹائي جارهي هیں ' یه مٹانا نہیں هے بلکه دوباره زنده کرنا هے ' توپ کی آگ اور تلوار کا پاني تو وه بخار پیدا کرتا هے جس سے تاج و تخت باخته اقوام کي هستي کي کل دوباره چلنے لگتي هے -

بلکه اسلیے که فرانس یه علم بردار مدنیت ' یه مطلع حریت ' یه مدعي قطع سلاسل استعباد و استبداد سمجهتا هے که هم غلام هیں اور وه همارا آقا ' هم مملوک هیں اور وه همارا مالک ' همارے جسم و جان انکي قربانی کے لیے مخارق ' اور همارا مال و دولت اسکے دست تصرف کے وقف !

یونان ' اطالیا ' مالطه ' وغیره کے دریوزه گر یہاں آتے هیں ' فرانس کي جنسیت میں ' داخل هوتے هیں ' ان پر الطاف و عنایات کی بارش هوتي هے ' سیر حاصل زمین اور اعلی مناصب ان کو دیے جاتیں ' تہیدستي کے بعد دولتمندي ' بوریا نشیني مذلت کے بعد کرسي نشیني عزت ' غرور و نخوت لازمي ' گویا افریقي فرعون ! مسلمانوں کو زجر و توبیخ ' گیرو دار ' سرزنش و پاداش ' قتل و سفک .... کیا کیا لکهوں ' کیا بات اٹهه رهتي هے ؟

مغاربه اور فرانس سے الدار البیضاء میں جنگ هوئي ' مغاربه همارے کون هیں ؟ همسایه ' هم وطن ' هم مذهب ' پهر ان تمام امور سے قطع نظر وطن پرستان غیور ' علم بردارن استقلال ' سرفروشان راه حریت ' انکي خاک پا چشم انسانیت کے لیے کحل الجواهر ' انکا هر قطرۂ خون لعل و گوهر سے زیاده قیمتي ' انکا وجود افریقه کے لیے باعث شرف و افتخار -

یه پیکران شرف و انسانیت اور تیغ و توپ کا نشانه ! وه بهی مسلمان هاتهوں سے ! ؟

فرانس نے حکم دیا که الجزائر کا هر قبیله اپنے اپنے سپاهیوں کی مقرره تعداد اپنے هي قائد (سرلشکر) کے زیرکمان میدان جنگ بهیجے -

آمدني کے تمام سرچشموں پر اغیار کا قبضه ' گراني شدید ' اهل ملک تہیدست ' فاقه عالمگیر ' هر جزائري ضعیف و نزار ' ان سب پر فرانسیسي عمال اور فرانسیسي جنسیت اختیار کرنے والوں کي جباریاں اور قهاریاں مستزاد ' مرگ ' زیست سے پسندیده تر ' ان حالات میں میدان جنگ جانے کا حکم ' امتثال حکم کے لیے تشویق و ترغیب ' تهدید و ترهیب ' اور بالاخر تنکیل و تعذیب ' فرانسیسي احکام پر عمل کیوں نهوتا ؟

هر قبیله سے کلي جماعتیں کارزار کو گئیں - خود مرے ' اپنے بهائیوں کو مارا اور اسلام کو دنیا کے سامنے شرمسار کیا !

مغرب اقصیٰ میں وطن و حریت پرستی کي آگ پهر شعلے مار رهي هے ' فرانس کي حقیقت معلوم ' یه آگ اسکے دبائے دب چکي ' یهي هوگا که الدار البیضاء کے تجربے سے فائده اٹهایا جائیگا - اهل الجزائر سے پهر کہا جائیگا که چلو اپنے بهائیوں کے سینوں پر گولیاں برساؤ جو عشق وطن کے حرام اور دولت توحید کے گنجینے هیں ' چلو تاکه فرانس تمهیں اپنے مصالح کي قربانگاه پر چڑهائے اور اس جاں نثاري کے عوض میں الله ' اسکے رسول ' اسکے ملائکه اور تمام عالم اسلامي کي لعنت دلوائے -

یه هے جسکي وجه سے هر عاقبت اندیش جزائري پر بجلیاں گر رهي هیں -

خط طویل هو گیا اس لیے ختم کرتا هوں - مزید حالات سے پهر اطلاع دونگا -

میں معمولاً هر نماز کے بعد دعا کرتا هوں که خداے تعالی تمام عالم اسلامي کو مقهوریت کے علاوه دنیا کي هر قسم کي غلامیوں سے آزاد کرے - اور انکو آزاد مستقل اور خود مختار قوم بنادے - کاش تم بهي اور نه صرف تم بلکه تمام مسلمان میري طرح دعا کرتے هوں "

احرار اسلام

الحریة في الاسلام

نظام حکومت اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (٤٢ : ٣٦)

(٢)

دوسري بحث

مساوات حقوق و مال

یہاں تک اس بحث کا پہلا ٹکڑا تھا ' اب هم دوسرے ٹکڑے پر نظر ڈالتے هیں -

اسلام میں خلفا کو عزت و احترام دیني کے علاوہ حقوق انتظامي و مالي میں کوئي تفرق و ترجیح نه تھي - تاریخ اسلام کا یه ایک مشہور و مسلم واقعه ھے ' اور اس کے ثبوت کیلیے تواتر عمل کافی ھے - تاهم سلسلۂ بیان کیلیے چند اشارات کیے جائیں گے -

انک لعلی خلق عظیم !؟

گذشته صفحات میں ظاهر کیا جاچکا ھے که آنحضرت صلعم کا عام مسلمانوں کے ساتھه طرز عمل کیسا تھا ؟ اور کس مساویانه حیثیت سے وہ تمام مسلمانوں سے ملتے تھے ؟ سیرت نبوي کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعه بھی ایسا نہیں' جو اس مساوات سے مستثنی هو - وہ همیشه لوگوں میں اسقدر مل جل کر بیٹھتے تھے جیسے اوس مجلس کا ایک عام ممبر' اور همیشه فرماتے : " خدایا میں غریب هوں - مجھکو غریبوں میں زندہ رکھه' اور غریبوں هي کے زمرہ میں اٹھا " کھانیکے وقت آپ اسطرح بیٹھتے ' جسطرح ایک معمولي غلام' اور پھر فرط انکسار سے فرماتے : " میں خدا کا غلام هوں - اوسیطرح کھاتا هوں جسطرح ایک غلام کھاتا ھے "

الله اکبر !

اُدھر الله سے واصل ' ادھر مخلوق میں شامل !
مقام اُس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

خلیفۂ اسلام کے اختیارات

حضرت ابوبکر نے اول خلافت میں جو سب سے پہلي تقریر کي اوسکے بعض فقرے یه هیں :

ایها الناس ! قد ولیت امرکم ولست بخیرکم - ایها الناس انما متبع ولست بمبتدع ' فان احسنت فاعینونی' وان زغت فقوموني - (ابن سعد - ج ٣ ص ١٢٩)	لوگو ! میں تمهارا خلیفه مقرر هوا هوں گو میں تم سے بہتر نہیں هوں - لوگو ! میں پیروی کرنے والا هوں ' کوئی نئی بات کرنے والا نہیں هوں - اگر میں ٹھیک کام کروں تو مجھے مدد دو ' اور اگر میں کج هوجاؤں تو مجھے سیدھا کردو !

فتح شام کے بعد ایک مجلس شوری میں ایک مسئله کی نسبت جب اختلاف آرا هوا ' تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبه دیا - اسکے چند الفاظ یه هیں :

فاني واحد ... کاحدکم ولست ارید ان تتبعوا هذا الذی هوی - (کتاب الخراج قاضی ابو یوسف ص ١٥)	کیونکه میں بھی تم میں سے ایک کے برابر هوں - میرا منشا یه نہیں که میں جو چاهتا هوں اوسکو تم بھی مان لو !

" کاحدکم " کے لفظ پر غور کرو ! آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنت کی راے دو ووٹوں کے برابر هوتی ھے ' یا اسکو حق ویٹو حاصل هوتا ھے ؛ لیکن حضرت فاروق نے صاف کہدیا که گو میں خلیفۂ وقت هوں ' تاهم میری راے تمام اعضاء شوری کی طرح صرف ایک ووٹ هی کا حکم رکھتی ھے - اس سے زائد نہیں -

اس سے پہلے حضرت ابوبکر نے فرمایا که " انا متبع ولست بمبتدع " یعنی اسلامی فرماں روا اس سے زیادہ کوئی درجه نہیں رکھتا که وہ احکام کتاب و سنت کو ظاهر کرے اور انکے عمل درآمد کیلیے بمنزله ایک محتسب کے هو - خود اسکو کوئی راے دینے کا حق نہیں -

کیا آج یورپ کی بہتر سے بہتر جمہوریت میں کوئی اسکی نظیر مل سکتی ھے ؟ فتدبروا وتفکروا یا اولی الالباب !

خلیفۂ وقت کے مصارف

شخصي حکمراني کا سب سے زیادہ ظالمانه اور مکروہ منظر یه ھے که قوم اور ملک کی دولت صرف ایک فرد واحد کے آرام و تعیش کا ذریعه هوتي ھے' اور جبکه الله کے هزاروں بندوں کو زندہ رهنے کیلیے بدتر سے بدتر غذا بھي میسر نہیں آتي ' تو وہ سونے کے تخت پر لعل و جواهر کے دانوں سے کھیلتا ھے !

پس جمہوریۃ صحیحه کا ایک نہایت اهم رکن یه هونا چاهیے که حصول عز و جاہ اور خرچ مال و دولت کے لحاظ سے عام رعایا اور اور والي ملک کا درجه ایک کردیا جاے ' اور کوئي ممتاز اور فرق ازادۂ حق آسے حصول مال و تسلط خزینه کا نه دیا جاے -

اگر یه سچ ھے تو دنیا کو رونا چاهیے که اب تک اُسکي بدبختی ختم نہیں هوئی - وہ حریت و مساوات کے نعرے جو نئے تمدن کي فضا کو همیشه طوفاني رکھتے هیں ' افسوس که ابھي اصلیت و حقیقت کے حصول کے محتاج هیں - انسانی آزادي کا وہ فرشته جسکي نسبت کہا جاتا ھے که " انقلاب فرانس " کے پروں سے زمین پر اُترا ' گو بہت حسین ھے ' مگر پورا کامیاب نہیں - آج بھی یورپ کو حریت کا سبق لینے کي ضرورت ھے - آج بھي وہ درس مساوات کا محتاج ھے - آج بھي اُسے مضطرب هونا چاهیے ' تاکه نوع انساني کے احترام کے معمے کو حل کرے ' اور خدا کے یکساں اور هم درجه بندوں کو تفریق و امتیاز دنیوي کي لعنت سے چھڑانے کي معرفت حاصل کرے -

یه سب کچهه آسے اسلام هي سکها سکتا هے - وه کل کي تاریکي کي طرح آج کي روشني میں بهي اسکا محتاج هے - کیونکه " انساني مسئله " کے حل کي روشني صرف اسی کے پاس هے ؟

یورپ کهتا هے که مساوات اور حریت کا وه معلم هے - هم اسکو سچ مان لیتے هیں ' لیکن پهر یه کیا هے ؟ جو ابتک بادشاهوں کے سروں پر نظر آتا هے ؟ یه کس کي دولت هے ' جو تاج شاهي کے هیروں میں دفن کي جاتي هے ؟ .

وه سر بفلک عمارتیں ' وه عظیم الشان محل و ایوان ' وه انساني ترقی کے بهتر سے بهتر وسائل تعیش ' اور ذرائع آرام و راحت جو آج بهی اسکے پادشاهوں اور پریسیڈنٹوں کیلیے لازمي سمجهے جاتے هیں ' کهاں سے آتے هیں ' اور کن کا خون هے ' جنکے قطروں سے عظمت و کبریائي کي یه چادر رنگی جاتي هے ؟

اگر یورپ نے مساوات انساني کا راز پا لیا هے ' تو پهر اب تک پادشاه و رعیت کے حقوق و امتیازات میں یه فرق کیوں هے ؟

یورپ کی مساوات یه هے که پادشاه کے هاتهه سے مطلق العناني کي باگ چهین لے ' مگر اسلام صرف اتنے هي کو کافی نهیں سمجهتا - بلکه وه انکے سروں پر سے تاج ' اور انکے نیچے سے تخت بهی کهینچ کر اولت دینا چاهتا هے - کیونکه وه کسی انسان کو محض خلیفهٔ وقت هونے کي بنا پر یه حق دینا جائز نهیں رکهتا که لاکهوں انسانوں کے سر پر ٹوپیاں هوں ' مگر اس ایک کا سر هیروں اور موتیوں سے لیپا جاے !

مدینے کا وه قدوس پادشاه چٹائی پر سوتا تها ' اور اسکے جسم مبارک پر داغ پڑجاتے تهے - اسکے جانشیں عین اس وقت ' جبکه روم و عجم کے تخت الٹنے کیلیے حکم دینے والے تهے ' پهٹے کملوں کو جسم پر رکهتے تهے ' اور پتوں کی جهونپڑي کے نیچے سوتے تهے !!

آج یورپ کے پادشاهوں کی ان تنخواهوں پر نظر ڈالو ' جو ملک کا خزانه بے دریغ ان پر لٹا رها هے -

شاه انگلستان کي تنخواه

جیب خرچ	۱۱۰۰۰۰	پاونڈ	ماهوار
ملازموں کی تنخواه	۱۲۵۸۰۰	"	"
گهر کا خرچ	۱۹۳۰۰۰	"	"
محلات شاهی کی آرایش کیلیے	۲۰۰۰۰	"	"
انعامات و خیرات کیلیے	۱۳۲۰۰	"	"
متفرق اخراجات	۸۰۰	"	"
میزان کل	۴۷۰۰۰۰	"	"
بحساب روپیه	۷۰۵۰۰۰۰	روپیه	"

اسمیں شاهزادہ ویلز کے ۳۰ لاکهه ' اور دیگر شاهزادوں کی رقوم شامل نهیں هیں - ۷۰ لاکهه - ۵۰ هزار روپیه صرف پادشاه کے ذات خاص کیلیے هے !!

شهنشاه جرمني

مجموعی رقم ماهوار بحساب روپیه ۹۰۰۰۰۰۰

بطور نمونے کے هم نے دو بڑے پادشاهوں کي تنخواهیں درج کردیں -

اب ذرا دیکهو که اسلام نے مسلمانوں کے پادشاه کیلیے کیا تنخواه رکهي هے ؟ اور خود انکا مطالبه اپنی تنخواه کي نسبت کیا تها ؟

خلیفهٔ اسلام کے مصارف

حضرت عمر نے ایک موقع پر خود هي اپنے مصارف بتلادیے :

اُخبرکم بما یستحل لی منه حلتان : حلة — میں خود بتاتا هوں که بیت المال سے مجهے کتنا لینا جائز هے ؟ دو جوڑے

ادبیات

اسلام کا نظام حکومت

جب ولي عهد هوا تخت حکومت کا (یزید) * عامل یثرب و بطحا کو یه پهنچے احکام :
" که ولي عهد کا بهي اب سے پڑهے نام ضرور * خطبه پڑهتا هے حریم نبوي میں جو امام "

* * *

وقت آیا تو چڑها پایهٔ ممبر په خطیب * اور کها یه که " یزید اب هے ' امیر الاسلام
یه نئي بات نهیں هے ' که ابو بکر و عمر * جانشیں کرگئے ' جب موت کا پهنچا پیغام "

* * *

اُٹهه کے فرزند ابو بکر نے فوراً یه کها : * " سر بسر کذب هے یه ' اے خلف نسل لئام !
جهوٹ هے یه ' که هے یه سنت بو بکر و عمر * هاں مگر قیصر و کسری کي هے یه سنت عام
اپنے بیٹے کو بنایا تها خلیفه کس نے ؟ * ایسي بدعت کا نهیں مذهب اسلام میں نام
یه طریقه متوارث هے تو کفار میں هے * ورنه اسلام هے اک مجلس شوری کا نظام
شان اسلام هے شخصیت ذاتي سے بعید * شرع میں سلطنت خاص هے ممنوع و حرام
اس سے بهي قطع نظر ' نسل عرب هیں هم لوگ * وه کوئي اور هیں ' هوتے هیں جو شاهوں کے غلام " !!

(شبلي نعماني)

فی الشدائد و حسنة فی "هیط" . ..ح علیه واعتمر من الظهر وتوفی وقوت اهلی کقوت رجل من قریش لیس باشدهم ولا بافقرهم - ثم انا بعد رجل من المسلمین یصبنی ما اصابهم - (ابن سعد ج ٣ ص ١٩٨)

ابتزے ایک جاڑے کیلیے اور ایک گرمی کا - ایک سواری جسپر حج اور عمرہ ادا کروں ' اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اهل و عیال کیلیے اخراجات طعام - اسکے بعد میں ایک ادنی مسلمان هوں ' جو اُنکا حال هے وهی میرا حال هے -

حضرت معاذ کي تصریح اور خلافت اسلامي کي اصلي تصویر

معاذ بن جبل ایک بڑے پایه کے صحابی هیں - روم کے دربار میں سفیر بن کر گئے تھے - رومی سردار نے قیصر کے جاه و جلال اور اعزاز و اختیارات سے انکو مرعوب کرنا چاها - یہاں مسلمانوں پر دوسرا هی رنگ چھایا هوا تھا - جنکے دلوں میں جلال خداوندي کا نشیمن هو' انکي نظروں میں اس طلسم زخارف دنیوي کي کیا وقعت هوسکتی هے ؟ حضرت معاذ نے امیر عرب کے اختیارات کي جن الفاظ میں تصویر کھینچی ' وه حسب ذیل هے :

وامیرنا رجل منا ' ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنة نبینا قررناه علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناه عنا وان هو سرق قطعنا یده ' وان زنا جلدناه ' ولن شتم رجلا منا شتمه بما شتمه ' وان جرحه اقاده من نفسه ' ولا یحتجب منا ' ولا یتکبر علینا ' ولایستاثر علینا في فیئنا الذي افاءه الله علینا ' وهو کرجل منا - (فتوح الشام ازدی - ص - ١٠٥ کلکته)

همارا خلیفه هم میں کا ایک فرد هے ' اگر همارے مذهب کي کتاب اور همارے پیغمبر کے طریقه کي پیروي کرے تو هم اوسکو اپنا خلیفه باقي رکھیں ' ورنه اوسکو معزول کردیں اگر وه سرقه کرے تو اوسکے هاتھ کاٹ ڈالیں ' اگر زنا کرے تو اوسکو سنگسار کردیں ' اگر وه هم میں سے کسیکو گالي دے تو وه بھي برابر کي گالي دے - اگر وه کسیکو زخمي کرے تو اُسکا بدله دینا پڑے ' وه هم سے چھپکر قصر و ایوان میں نہیں بیٹھتا ' وه هم سے غرور و تکبر نہیں کرتا ' وه مال غنیمت میں اپنے کو هم پر ترجیح نہیں دیتا ' وه هم میں ایک معمولي آدمي کا رتبه رکھتا هے ' وو بس "

ان الفاظ کو غور سے پڑھو - کیا اس سے واضح تر ' اس سے روشن تر ' اس سے صحیح تر ' اس سے موثر تر الفاظ میں جمہوریت کی حقیقت ظاهر کي جاسکتي هے ؟ کیا حکومت عام کی اس سے بہتر تعریف هوسکتي هے ؟ کیا مساوات قومي اور عدم تفوق و امتیاز افراد کي اس سے بہتر مثال تاریخ عالم پیش کرسکتی هے ؟ الله بني امیه سے انصاف کرے ' جنھوں نے اسلام کی اس مقدس تصور مساوات کو اپنے لذائذ اغراض و نفس سے ملوث کردیا اور اسکی بڑھتی هوئي قوتیں عین دور عروج میں پامال مفاسد و استبداد هوکر رهگئیں ! ضلوا واضلوا ' فویل لهم ولا تبا عهم !

الله الله ! آج دنیا کی ایک وه قومیں هیں ' جنکے پاس کچھه نه تھا پر آج انھوں نے حاصل کیا ' اور ایک هم هیں که خزانے کے خزانے لیکر آئے تھے ' مگر آج سوائے ذکر عیش کے خود عیش کا کہیں وجود نہیں !!

آینده و گذشته تمنا و حسرت ست
یک کاشکے بود که بصد جا نوشته ایم

شرک فی الصفات

القاب تعظیم و تبجیل کے عجیب و غریب القاب هیں ' جو ملوک و سلاطین عالم کے ناموں کے پیچھے نظر آتے هیں ' اور جنکے بغیر ذات شاهانه کیطرف اشاره کرنا بھی سوء ادب کی اخیر حد هے ' مگر مرقع خلافت اسلامیه میں اونکی مثال ڈھونڈھنا بیکار هوگا - ایک ادنی مسلمان آتا هے ' اور یا " ابا بکر " اور یا " عمر " کہکر پکارتا هے اور وه خوشی سے جواب دیتے هیں - زیاده سے زیاده جو الفاظ تعظیمي استعمال هوسکتے هیں ' وه " خلیفه رسول الله " اور " امیر المومنین " هیں ' اور وه جو مدح نہیں بلکه واقعه هے - امرا و حکام ملک بھی انھیں الفاظ سے خلفا کو خطاب کرتے تھے -

خود آنحضرت (صلعم) کی بھي یہی حالت تھي - آپ اپني نسبت لفظ آقا (سید) تک سننا پسند نہیں فرماتے تھے - ایک معمولی بدوي آتا تھا اور " یا محمد " کہکر خطاب کرتا تھا - ایک بار ایک بدوي حاضر هوا ' اور ڈرتا هوا خدمت نبوي میں آگے بڑھا - آپ نے فرمایا :

" تم مجھسے ڈرتے هو ؟ میں اوس ماں کا بیٹا هوں جو قدید (ایک معمولی عربی کھانا) کھاتی تھی (یعنی ایک معمولی عورت کا بیٹا هوں) "

سبحان الله !

چه عظمت داده یا رب بخلق آن عظیم الشان
که " انی عبده " گوید بجاے قول " سبحاني "

ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو خدمت نبوي میں بھیجنا چاها - اوسنے باپ سے پوچھا که اگر حضور اندر تشریف فرما هوں تو میں کیونکر آواز دونگا ؟ باپ نے کہا :

" جان پدر ! کاشانۂ نبوت دربار قیصر و کسری نہیں هے - حضور کی ذات تجبر و تکبر سے بلند هے آپ اپنے جاں نثاروں سے ترفع نہیں کرتے " !

اللهم صل علی افضل الرسل واکملهم محمد ' وعلی افضل المسلمین ' واکملهم آله الابرار ' و اصحابه الاخیار -

ماضی و حال

یه حالت تو تاریخ اسلام کي افضل ترین هستي سے لیکر اسکے خلفا و جانشین تک کی تھی ' لیکن اسکے مقابلے میں آج بادشاهتوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر ' صرف اپني قوم کے ان لوگوں کو دیکھو ' جنکے پاس جائداد کا کوئی حصه یا چاندي سونے کے کچھه سکے جمع هوگئے هیں - ان میں بہت سے لوگ دولت کو تمام فضیلتوں کا منبع قرار دیتے هیں ' اور اسلیے لیڈري اور پیشوائي کے بھی مدعی هیں - ان میں بہت سے فراعنه اور نمارده تم کو ایسے ملیں گے ' جنکا نام اگر ان خطابوں سے الگ کرکے زبان سے نکالدے ' تو انکے شیطاني خبث غرور نے گھڑ لیے هیں ' یا حکومت کي خوشامد و غلامي کا اصطباغ لیکر حاصل کیے هیں ' تو اسکے چہرے مارے غیظ و غضب کے درندوں کی طرح خونخوار هوجاتے هیں ' اور شاید بیوں کی طرح سبحان نعمة و عظمت کو زوال ... سکے -

رسول خدا اور اسکے جانشین اپنے لیے محض ایک مبہم القاب و صفت سمجھتے تھے ' اور ایک معمولی باشندۂ مدینه کے برابر قرار دیتے تھے - وه پکار پکار کہتے تھے که میں اسی وقت تک تمهارا امیر هوں ' جب تک حق و شریعت کے مطابق چلوں ' اور اگر میں کجروي اختیار کروں تو تم مجھکو سیدھا کردو - پھر آجکل کے ان بدتر بن نسل فراعنه سے کوئي نہیں پوچھتا که یه کیا تمرد اور کیا

شئون عثمانیہ

نمرودیت ہے ؟ اگر انکو خود اپنے لیے اسلام عزیز نہیں تو کیا اپنی قوم کے اسلام کو بھی کفر سے بدلدینا چاہتے ہیں ؟

کیا وہ بھول گئے کہ انکے مخاطب وہ لوگ ہیں ' جنھوں نے خلفاء رسول کو اُنکے ناموں سے پکارا ' اُنکو بات بات پر ٹوکا ' اُن پر سختی سے سخت اعتراض کیے ' اُنکو خطبہ دیتے ہوے روکدیا - اور اُس رسول کی امت ہیں ' جس نے ایک موقعہ پر اپنے جاں نثاروں کو اپنی تعظیم کیلیے بھی کھڑے ہونے سے روکدیا تھا ' اور فرمایا تھا " کہ لا تقوموا کا لا عاجم ؟ " یعنے عجم کے تاج پرستوں کی طرح میری تعظیم نہ کرو کہ اسلام کی توحید اس سے مبرا ہے ؟ پھر کیا ہے ' جس نے انکے نفس کو مغرور کردیا ہے ' اور وہ کونسا ورثۂ عظمت و جلال ہے ' جو تکبر و غرور کی طرح ' انکو اپنے مورث اعلی فرعون و نمرود سے ملا ہے ؟ اگر دولت کا گھمنڈ ہے تو مجھے اس میں شک ہے کہ انکے پاس جہل کی طرح دولت بھی کثیر ہے - اگر اپنے ان پرستاروں اور مصاحبوں کا انھیں غرور ہے ' جو غلامی اور دولت پرستی کی غلاظت کے کیڑے ہیں ' تو میں یہ باور کرنے کیلیے کوئی وجہ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کی مغرور و مستبد پادشاہتوں سے بھی بڑھکر اپنے غلاموں اور پرستاروں کا حلقہ اپنے ارد گرد رکھتے ہیں - بہر حال خواہ کچھہ ہو ' مگر میری آواز کا ہر سامع آج اُنھیں انکی قوت اور ناکامی کا پیام پہنچادے - اب انکی تباہی و بربادی کا آخری وقت آگیا - وہ دنیا جس نے بحر احمر میں فرعون اور اُسکے ساتھیوں کو غرق ہوتے دیکھا تھا ' اور جو اس طرح کے ان گنت تماشے ہزاروں دیکھہ چکی ہے ' وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے اندر ' بحر حریت و صداقت میں جسکی موجیں نہ صرف نام ہی میں بلکہ حقیقت میں احمر ہونگی ' ان مغرور اور متمرد لیڈروں کے غرق ہونے کا بھی تماشہ دیکھہ لے :

اذا جاء موسی و القی العصا

فقد بطل السحر و الساحرا

و استکبر ہو و جنودہ فی الارض بغیر الحق ' و ظنوا انہم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ ' فنبذناہم فی الیم ' فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ؟ و جعلناہم ایمۃ یدعون الی النار ' و یوم القیامۃ لا ینصرون (۲۸ : ۴۲)

" اور فرعون اور اُسکے لشکر نے زمین پر ظلم و استبداد کے ساتھہ بہت گھمنڈ کیا ' اور وہ نادان سمجھے کہ مرنے کے بعد گویا انھیں ہمارے طرف لوٹنا ہی نہیں ہے !

پس ہم نے فرعون اور اسکے لشکر کو بالاخر اپنے دست قدرت سے پکڑ لیا ' اور سمندر کی موجوں میں پھینکدیا ' پھر دیکھو کہ حق سے منحرف ہونے والوں کا کیسا برا انجام ہوتا ہے ؟

ہم نے فرعونیوں کو انسانوں کی پیشوائی اور لیڈری تو دی تھی ' مگر وہ ایسے لیڈر تھے ' جو ہدایت اور رہنمائی کی جگہ ' قوم کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے - قیامت کے دن انکی پیشوائی کی حقیقت معلوم ہو جائیگی ' جبکہ کوئی انکا مددگار اور حامی نہوگا ! ! "

مسئلۂ شرقیہ

(۳)

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ۲۰ - جون - ۱۹۱۳ ع)

بلغاریا اور یونان کے نتائج اتحاد کے لکھنے میں سلسلہ واقعات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے -

اگرچہ سرویا کے ساتھہ معاہدہ ہونے سے بہت پیشتر یونان نے ابتدائی معاہدہ میں بلغاریا سے یہ امر طے کرلیا تھا کہ ترکوں پر ایک ساتھہ ملکر حملہ کیا جائیگا مگر باقی معاہدہ اول سرویا اور بلغاریا کا ہوا اور بلغار و یونان کا بعد میں ہوا ہے ' شاہ فرڈیننڈ اور ایم گوشاف بلغاری وزیر نے (جو اس معاہدہ کا بانی تھا) اس بات کو خوب سمجھہ لیا تھا کہ سرویا سے معاہدہ کرنے سے قبل کسی دوسری ریاست کو بھی شریک کرنا پڑیگا - سرویا کے مقاصد انسے کچھہ جداگانہ تھے ' مگر بلغاری مدبروں نے اس بات کی کوشش کی کہ سب کے مقاصد کو ایک کردیں اور اسطرح یورپ کو ترکوں کی سلطنت سے پاک کردینے میں کامیاب ہوں -

بیشتر سرویوں کی راے میں آسٹریا کی (جس کے ماتحت سربی رعایا کی سب سے زیادہ تعداد ہے) طبعی دشمنی ہمیشہ قائم رہیگی - ترکوں کی حکومت میں سربی عنصر اور بھی کم تھا - اور اگرچہ قومیہ منافرت و غیظ و غضب کا جوش اور غصہ البانیوں کے جانب سے سقوطری اور قدیم سرویا میں باقاعدہ کارروائیوں کے ذریعہ سے بڑھایا گیا تھا مگر ترکی سے دشمنی کا ایک دوسرا پہلو اختیار کیا گیا - بعض وقت ترکوں سے آسٹریا کے خلاف امداد طلب کی گئی ' اور اسکی تجویزیں سنہ ۱۹۰۸ ع میں قسطنطنیہ میں طیار کی گئیں -

بلغاریہ اور روس کے مابین ابتدائی زمانۂ وقع نزاع یعنے سنہ ۱۸۹۵ ع سے اس بات کی برابر کوشش ہو رہی تھی کہ سرویہ اور بلغاری حکومتوں میں ایک معاہدہ ہو ' یہ تجویز روس کی سجھائی ہوئی تھی - سرویا اور روس کے مقاصد ملتے ہوے تھے - انکو یہ امید تھی کہ قوم سلاو (صقالبہ یا سلاف) جو بلقان میں رہتی ہے اُس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرکے آسٹریا کی پالیسی کو بلقان میں روکے - اُسکو سالونیکا میں بڑھنے نہ دے ' اور آخر میں سربی قوم کے تمام منتشر فرقے ایک ہو جائیں -

بلغاریا کا پروگرام کچھہ اور ہی تھا - اگرچہ اُسکو بھی آسٹریا کے سالونیکا میں بڑھنے کا اندیشہ تھا مگر اُسکے اصلی دشمن ترک تھے - اس قوم کے ہمدردی مقدونیہ کے باشندوں سے وابستہ تھی ' جسکا مقصد یہ تھا کہ مقدونیہ کو کسیطرح آزاد کرائے - معاہدۂ سان اسطفانو (San Stepshano) کے رو سے جو حد بندی بلحاظ اقوام کی گئی تھی اسمیں مقدونیہ کے الحاق سے بلغاریا نے بالکل انکار کردیا تھا ' بلغاریا

کا یہ منشا تھا کہ مقدونیہ کو خود مختار حکومت دلاے - اس ارادہ میں سرویا اور یونان بھی شریک ہوگئے -

بے شبہ خود مختار حکومت کی تجویز اس بنا پر تھی کہ مقدونیہ کسی نہ کسی روز اپنے آپ کو بلغاریا کے ساتھہ ملحق کرلیگی - سرویا اور یونان بھی اس تخیل سے واقف ہوگئے تھے ' انھوں نے اپنے اپنے مد نظر علاقوں کی تقسیم اور حد بندی کے مسئلہ کو صاف کر لینا چاہا - معاملات نے سروی اور بلغاری مقاصد کو پورا کردیا - اور بلغاریا کو اب مغربی مقدونیہ کے کھونے کا اندیشہ ہو گیا -

ایم - ہارٹوگ (M. Hartwig) روسی سفیر متعینہ بلغراد اکتوبر سنہ ١٩٠٩ ع میں پہونچا - آسکے آتے ہی یہ کوشش کی کہ تینوں سلافی ریاستوں میں اتحاد ہو جاے ' اس معاملہ کا ہنوز کوئی تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ ستمبر سنہ ١٩١٠ ع میں اطالیہ سے ترکوں کی جنگ شروع ہوگئی -

ایم - ملوانووچ (M. Milvonovitch) نے سروی اور بلغاری اتحاد کی کوشش کی چنانچہ ١٣ - مارچ سنہ ١٩١٢ ع کو یہ اتحاد قائم ہوگیا -

جو امور یونان سے طے ہو چکے تھے یہ معاہدہ اسی کے مطابق تھا ' اس اتحاد میں یہ شرط بھی تھی کہ صرف مدافعانہ جنگ میں شریک ہونگے ' اور ترکوں پر خود حملہ کبھی نہیں کرینگے - مگر ان اقوام کے جائز حقوق (جنکے وہ مستحق ہیں) ترکی سے طلب کرنے میں ایک دوسرے کو مدد دینگے -

عہد نامہ میں ایک عجیب بات یہ بھی تھی کہ اگر ترکوں سے کوئی لڑائی ہو اور اسمیں معاہدین کامیاب ہوں تو اسوقت ملک کی تقسیم کس طرح ہوگی ؟ اسکی پوری تفصیل مذکور تھی - یہ شرائط معلوم ہوتا ہے کہ ایم - پاشیچ (M. Pashich) نے بڑھائے تھے' کیونکہ وہ بلغاریا کی فوجی طاقت کو جانتا تھا ' اور ایسی صورت میں وہ سرویا کے حقوق اور اسکے حصہ ملک کو اول ہی سے طے کر لینا چاہتا تھا -

اس امر کی بھی کوشش کی گئی کہ سرویا کی تجویز مقاسمہ اور بلغاریا کی تجویز آزاد مقدونیا کو منطبق کرلیں ' بات یوں طے ہوئی کہ :

(١) سلسلہ شار کے عقب کا کل ملک یعنے قدیم سرویا ' اور نوی بازار سرویا کے لیے مخصوص ہوگا

(٢) رھوڈوپ اور دریاے اسٹرومیا کا جنوبی و مشرقی حصہ ملک بلغاریا کو ملیگا -

(٣) اسکے بیچ کا ملک مقدونیہ کی خود مختار حکومت میں شامل ہوگا -

(٤) اگر مقدونیہ خود مختار ہوسکے تو کوستندل سے ذرا شمال مغرب کے پرے جہاں سروی' بلغاری اور ترکی سرحدیں ملتی ہیں وہاں سے ایک خط جبل اچرڈا (Ochrida) کے آخری شمالی حصہ تک کھینچا جائے - اسمیں کراتوو ' ویلیس ' مناستر' اور اچرڈا بلغاریا کو مل جائے ' اور اس خط کے شمال اور سلسلہ شار کے جنوب میں جو اضلاع کازاس' کمانووہ ' اسکوب ' کرشیور (قرشی) اور ڈبرا واقع ہیں ان کا تصفیہ زار روس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جاے -

---

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

---

انگلستان ترکی اور ہندوستان

(امریکہ کے ایک مشہور اخبار کا اقتباس)

جنگ بلقان کے اہم نتائج' وزارت خارجیۂ برطانیہ کے طرز عمل' اور سر ایڈورڈ گرے کی دو طرفہ کارروائیوں سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ توقع کے خلاف ترکوں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی پالیسی تبدیل کردی - اس تبدیلی کی ابتدا مسلمانان ہند کی طرف سے اس وقت دیکھی گئی جب گذشتہ سال شمالی ایران میں روس کے مظالم کی داستان خونیں کا عام ہوا ' اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ بربادیاں باد شمال کے ساتھہ باد جنوب کی شرکت سے ہوئی ہیں ' اس الزام سے براءت کسیطرح ممکن نہیں تھی' کیونکہ یہ معاملات کچھہ تعصب پر مبنی نہ تھے - نہ انمیں مبالغہ کی آمیزش کی گئی تھی' ہر شخص نے فوٹو کے ذریعہ سے یہ خونیں داستانیں اچھی طرح دیکھہ لیں -

ایران کے شہداے ملک و ملت کو جنھوں نے انگریزی روسی معاہدہ کے خلاف اپنے ملک کی حفاظت کرنی چاہی تھی پھانسی دی گئی ' فوٹو میں صاف نظر آرہا ہے کہ شہیدان وطن کو ایک ہی درخت میں لٹکایا گیا ہے' اس کے چاروں طرف روسی افسر اور ملت فروش محمد علی مرزا کے ساتھی کھڑے ہیں - جاں نثاران قوم و ملت کے سر نیچے کی طرف لٹک رہے ہیں - بعض کی کھال بھیڑ بکریوں کی طرح ادھیڑ دی گئی ہے ' اور بعض کو ناقابل بیان طریقوں سے تکلیف دے دیکر واصل بحق کیا گیا ہے - یہ تصویریں لاکھوں کی تعداد میں تمام ایشیا اور افریقہ میں تقسیم ہوئی ہیں - اور گورنمنٹ برطانیہ کی رعایا نے دونوں براعظموں میں ان مناظر خونیں کو دیکھا ہے -

جنگ بلقان شروع ہوئی ' انگریزی اور روسی حکومتوں کی شرکت ترکونکے خلاف صاف طور پر معلوم ہوگئی اور لوگ جان گئے کہ ترکونکے ساتھہ بھی وہی ہونیوالا ہے جو ایران کے ساتھہ ہوچکا' تو مسلمانان ہند کے جذبات میں تحریک ہوی' اور انھوں نے اپنے روحانی و مذہبی پیشوا سلطان روم اور اپنے ہم مذہب بھائیونکے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی - یہ ہمدردی چندہ کی صورت میں تھی' جس میں بہت سے ہندوں نے بھی حصہ لیا ' اور ایک طبی وفد ترکوں کی امداد اور مجروحین جنگ کے علاج کے واسطے بھیجا - ہندوستانی اخبارات وہ خطوط شائع کررہے ہیں جو ممبران وفد نے ہندوستان میں اپنے دوستونکو لکھے ہیں - ان میں اکثر نہایت دلچسپ حالات ہیں ' مثلاً گیلیپولی ' شتلجا کے افواج کی نقل وحرکت' دردانیال پر ترکوں اور یونانیوں کی لڑائی - ان لوگوں کا مارچ اور فروری کے موسموں میں شدائد برداشت کرنے ' خصوصاً انور بے و رؤف بے کمانڈر حمیدیہ وغیرہ افسران و سپاہیان شتلجا کے حالات ' ونحو ذلک ' یہ حالات نہایت دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں -

جب یہ واقعات قسطنطنیہ کے گرد وپیش میں ہو رہے تھے ' انھیں دنوں افریقہ کے مسلمانوں میں بھی ایک بے چینی پیدا ہورہی تھی - کیونکہ روس اور انگلستان کے جو سلوک ترکوں اور ایرانیوں کے ساتھہ ہو رہے تھے اس سے وسط شمال افریقہ کے (جسے شمالی نائجیریا کہتے ہیں) لاکھوں مسلمان مخارق میں ایک عام اضطراب پیدا ہو رہا تھا - یہ سخت بے چینی اسقدر شدید ہو گئی کہ حکومت برطانیہ کو ہانگ کانگ سے سر فریڈرک لگارڈ (Sir Fredrick Lagard) سابق گورنر نائجیریا کو مجبوراً بلانا پڑا - انسے یہانکی عام رعایا زیادہ مانوس تھی' انکے ذریعہ سے اس بات کی کوشش کی گئی کہ یہانکے باشندونکو

مراسلات

ترکی کے متعلق گورنمنٹ انگلستان کی پالیسی کا اطمینان دلادیں اس قسم کی ملاقاتوں کے حال' جو سر فریڈرک نے وہانکے اکثر امیروں اور سرداروں سے کی ہیں لنڈن کے اخبار افریقن ورلڈ (African World) میں شائع ہوے ہیں' جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ " میں نے وزیر سقوطری' بورنو کے (Sheho) اور کانو' غاندو (گواندو) کا تسینا - زاریہ' بسدہ اور بولا کے امیروں سے گفتگو کی - سقوطو اور غاندو کے وزرا و امرا سے میں نے جنگ بلقان اور طرابلس کی لڑائی کے متعلق باتیں کیں اور اُن سے کہا کہ انگریزوں کا اسمیں سواے صلح کرانے والے کے اور زیادہ حصہ نہیں ہے -

اُن سے یہ بھی کہا کہ وہ اُن لوگوں سے ہوشیار رہیں جو جھوٹی خبریں پھیلانے کی غرض سے یہاں بھیجے گئے ہیں "

سر فریڈرک اس تقریر کا تذکرہ کرکے بیان کرتے ہیں کہ " میں نے درحقیقت وہ بات بیان کی جسکو میں دل میں خوب جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - نسبۃً یہ بات بالکل بے حقیقت تھی' کیونکہ ایسا نہ کہنے سے اُس گروہ کے مطالب فوت ہورہے تھے جو لنڈن میں اسوقت حل و عقد کا مالک ہے " -

بقول ایک افریقی اخبار کے انہوں نے اپنے ضمیر کے خلاف جو ذلیل کام (جھوٹ) کیا تھا وہ اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لاغوس (Lagos) سے چلنے لگے تو اُنہوں نے اس بات کی کوشش کی کہ بغیر باضابطہ رخصت ہوے روانہ ہوجائیں' معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ یہانکے سردار اور امیر انگلستان کی اصلی کارروائیوں کو جو بلقان کی لڑائی میں کی گئی ہیں خوب جانتے ہیں - اس کا پہلے انکو خیال بھی نہ تھا - یہاں کے بیشتر امیر اور سردار شیخ سنوسی کے اکثر سر برآوردہ پیرووں سے ملتے رہتے تھے' اور بلاواسطہ ملاقات کا سلسلہ جاری تھا - زیادہ با خبر ہونیکی وجہ یہ تھی کہ شیخ نے سوڈان سے ایک مشن شروع سال میں قسطنطنیہ بھیجا تھا' اسطرح سے تمام اُنکے ہم مذہب لوگوں کی عام کارروائیاں انکو معلوم ہوتی رہتی تھیں -

واقعات کی یہی رفتار تھی جس نے اسطرح برطانیہ کی معکوم رعایا ٧ - کرور مسلمانان ہند اور ٢ - کرور مسلمانان افریقہ کے خیالات اور جذبات متحد کردیے - مشرق قریب کی انگریزی پالیسی اور یہ تعداد ایک حد تک متاثر کرسکتی ہے' اور اس امر میں کسی چیز سے اتنی مدد نہیں مل سکتی جتنی مجراے سیاست کے علم سے ملیگی کہ جنگ بلقان میں برطانیہ نے کیا کارروائی کی ؟

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مسئلہ ازدواج بیوگان

از جناب سید حسن مثنے صاحب رضوی - امروہہ

جس قوم پر ادبار و تنزل کی گھنگور گھٹائیں چھائی ہوتی ہیں' اور جو قعر مذلت کے اسفل سافلین اور انحطاط کے ورطہ عمیق میں پہنچ چکتی ہے' اوس میں خال خال ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں' جنکو اپنی حالت پر ترس آتا ہے' اور اون مصائب و حوادث کے گرداب سے نکلنا چاہتے ہیں - لیکن با ایں ہمہ وہ گمراہی سے نکلنے کی سعی کے بعد بھی گمراہی ہی میں رہتے ہیں - انکو جو سوجھتی ہے وہ الٹی' انکے پانوں میں اسر و تعبد کی بیڑیاں' ہاتھوں میں استبداد و ذلت کی ہتھکڑیاں' گلے میں غلامی کا طوق پڑا ہوتا ہے - وہ انکو توڑنا چاہتے ہیں' مگر اس طریقہ سے بجاے ٹوٹنے کے اور مضبوطی سے انکے ہاتھہ پانوں اور گلے کو جکڑ لیتی ہیں -

یہی حالت ہماری قوم کی ہے - الہلال مطبوعہ ٤ - جون میں ایک مضمون متعلق " ترویج عقد بیوگان " شائع ہوا ہے - جسکو دیکھکر ایک گونہ مسرت مگر صد ہزار افسوس ہوا - خوشی تو اس امر کی ہوئی کہ خدا خدا کر کے اب ہماری آنکھیں کھلتی جاتی ہیں' اور ہم پھر اپنی پرانی اور سچی اسلامی شاہراہ کو ڈھونڈنے لگے ہیں - ہم میں بدعات کے استیصال اور معدثات کے انسداد کا خیال پیدا ہوچلا ہے' مگر افسوس اس پر ہوا کہ جو راہ تجویز کی گئی ہے اگر اس پر عمل ہو تو وہ مسلمانوں کیلیے اس رسم سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہے -

ترویج عقد بیوگان کی تحریک نہایت مفید و مبارک ہے' جو ہمارے احکام اسلامی کا جزو موکد ہے' اور جسکے لیے اسقدر ترغیب دیگئی ہے - مگر حیف کہ اب ہماری یہ حالت ہوگئی کہ ہم اپنے مذہبی احکام و اوامر کی اشاعت کے لیے (جسکی ترویج ہر مسلم ہستی پر خداے قادر و مقتدر نے فرض کر دی ہے) گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹا لیں' اور انکے آگے ہاتھہ پھیلا ئیں' اسکی وجہ کیا ہے ؟ یہ نتیجہ ہے ضعف ایمان کا -

کیا جس قانون کی پابندی تمپر ازل ہی میں فرض کی گئی تھی' اور جسکی نسبت تمنے عہد کیا تھا کہ اسکے خلاف نکروگے وہ تمکو ان احکام و اوامر کی پابندی و ترویج پر مجبور نہیں کرتا' اور وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے ؟ اگر کافی نہیں تو میں تحریک کرتا ہوں کہ قبل اسکے کہ لجسلیٹو کونسل میں ایسے سوال پیش ہونے کی خواہش کریں مناسب ہوگا کہ ہم ایک مموریل گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجیں جسپر ہر صوبہ کے ہزارہا مسلمانوں کے دستخط ہوں' اور ازسمیں یہ درخواست ہو کہ تعزیرات ہند میں چند دفعات ایسی بڑھا دیجائیں جنسے نماز پنجگانہ کا ادا نکرنا جرم قرار دیا جاسکے' یا زکوۃ کا نہ ادا کرنا قابل دست اندازی پولیس ہو'

اور ادا نکرنے کي صورت میں مجسٹریٹ کو اختیار ہو کہ باجراے وارنٹ قرقي مقدار زکوۃ باقیدار سے وصول کر سکے -

اگر بفرض محال ہمنے ایسي تحریک کي اور پاس ہوگئی تو بتلاو اوسپر عملدر آمد کرنا احکام خداوندي کي پابندي کہي جائیگي یا قانون نافذ الوقت کي ؟ میں اس تحریک کا مخالف نہیں اور کون ہے جو اسکا مخالف ہو سکتا ہے ' لیکن بات اتني ہے کہ مسلمان بنو' اور مسلمان رہکر خدا کے اوامر کي ترویج و اشاعت میں کوشش کرو - اپني پانوں پر کھڑے ہو تب کام کرو - گورنمنٹ کي دست نگري کس کس بات میں کروگے ؟

مرکز اسلام سے آواز

(از جناب محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ صولتیہ مکۂ مکرمہ)

جس روشني نے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوکر تمام عالم کو منور کردیا تھا وہ روشني اب تمام اسلامي دنیا میں گل ہونے کے قریب ہے - خدا کي وسیع زمین با وجود اسقدر وسعت و عظمت کے مسلمانوں پر تنگ ہورہي ہے - ہماري ذلت و نکبت اور فلاکت و بربادي کے اسباب ہمارے دوست جو چاہیں وہ بیان کریں' مگر سچ اور حقیقۃ الامر یہ ہے کہ ہم نے خدا کو اور اسکے احکام کو بھلا دیا' اور اسنے ہم کو چھوڑ دیا - اسکا ارشاد کبھي اور کسی حالت میں قیامت تک بدلنے والا نہیں فاذکروني اذکرکم اگر ہمیں یاد رہتا تو آج ہماري یہ حالت نہوتي - اب وقت سوچنے اور غور کرنیکا نہیں - مسلمانوں کو عزت کے ساتھہ اگر زندہ رہنا منظور ہے تو اب اسکي صرف ایک اور یہي ایک صورت ممکن ہے کہ وہ پھر اپنے خدا اور حقیقي مالک کے دروازہ پر اپنے متکبر اور پر غرور سروں کو سچائی اور عاجزي کے ساتھہ رکھدیں - اسلامي دنیا کي عام کانفرنس کے انعقاد میں جسکو مذہبی اصطلاح میں حج کہا جاتا ہے ابھی تقریباً چار مہینے باقی ہیں - گو وقت کم ہے مگر کام کرنے والوں کو کسی اور قوت اور امداد پر بھروسا کرنا چاہیے - انسانی طاقت اپنے اختیار سے کچھہ بھی نہیں کرسکتی - اس آواز اور تحریک کو الہلال اور وہ اسلامی جرائد جنکو مسلمانوں کي بقا اور ہستی عزیز ہو اسلامی دنیا میں بلند کریں' اور سال حال کے حج پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک جلسہ خاص اس غرض سے منعقد کرنیکی دعوت دیں کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں اور سوچیں کہ اب مسلمان دنیا میں کسطرح زندہ رہ سکتے ہیں - مسلمانوں کی غفلت اور نا اتفاقی نے ملک اور سلطنت تو کھودي' اور جو کچھہ رہا سہا باقی ہے اسکی طرف سے بھی وہ بے فکر نہیں - دشمن تاک میں لگے ہوے ہیں' ریشہ دوانیاں ہو رہي ہیں - اب سلطنتوں اور ممالک سے گذرکر مسلمانوں کا مذہب مسیحیت کي زد پر ہے - مسیحي دنیا یا یورپ کو ہر سال مسلمانوں کا موجودہ اجتماع جو محض ایک مذہب کا عظیم الشان رکن ادا کرنیکي غرض سے سوا تیرہ سو برس سے ہوا کرتا ہے اب کچھہ دنوں سے منظور نہیں' اور آئے دن نئے نئے قاعدے اور مشکلات اس راستے میں پیدا کرتے جاتے ہیں - چیچک کا ٹیکہ اور قرنطینے اور اسي قسم کي اور بہت سي رکاوٹیں محض اس وجہ سے سد راہ ہوتي جاتي ہیں کہ مسلمان ہمت ہاردیں - مرکز اسلام کي اسلامي کانفرنس کا انعقاد نویں ذي الحجہ کو میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب اُس پُر انوار اور تاریخي میدان میں ہو جسکے ذرہ ذرہ کو اسلام سے وہ تعلق ہے جو جسم کو روح کے ساتھہ ہے - جلسے کي

المراسلۃ والمناظرہ

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکھنؤ)

الہلال مورخہ ۲۵ - جون کے صفحہ ۴۴۳ - پر میرے مضمون کے آخر میں آپ نے جو نوٹ دیا ہے ' اسکا خلاصہ یہ ہے کہ بجاے " حظ و کرب " کے " لذت و الم " کے الفاظ بہتر ہیں -

اس تنبیہ کا شکریہ - لیکن غالباً جناب نے اس پر خیال نہیں فرمایا کہ میرے مجوزہ الفاظ کن انگریزي اصطلاحات کے بجاے استعمال کیے گئے تھے ؟ انگریزي میں " حظ " کے لیے لفظ "Pleasure" ہے ' جسکے اصلي و ابتدائي معني انگریزي کتب لغت میں " Gratification of the senses " ہیں یعني حواس ظاہري کو آرام پہنچنا - اسي طرح " کرب " جس لفظ کا قائم مقام ہے' وہ یہ ہے : "Pain" جسکے اصلي و ابتدائي معني ہیں : "Uneasy sensation or acte in animal bodies" یعني اجسام حیواني میں ناگوار کیفیت یا درد - اس تصریح سے معلوم ہوا ہوگا کہ " Pain " اور " Pleasure " اپنے اصلي و ابتدائی معني میں صرف مادي و جسمي کیفیات کا مفہوم ادا کرنے کے لیے وضع کیے گئے تھے ' گو رفتہ رفتہ مجازاً انکا اطلاق خالص نفسي کیفیات (ناگواري و خوشگواري) پر بھي ہونے لگا - اس بنا پر انکا اردو ترجمہ کرتے ہوے اس امر کا خصوصیت کے ساتھہ لحاظ رکھنا چاہیے کہ اردو الفاظ کي دلالت جسمي کیفیات پر ابتداءً و براہ راست ہو' اور نفسي کیفیات پر ضمناً و بالواسطہ -

پس اس اہم نقطۂ خیال سے ' یعني "Pleasure" اور "Pain" کا صحیح مفہوم ادا کرنے کے لحاظ سے ' میرے نزدیک " حظ و کرب " بہ مقابلہ " لذت و الم " کے (جن میں بہ نسبت جسمي کے ' نفسي انبساط و انقباض کا مفہوم زیادہ پا یا جاتا ہے) بہتر اور لائق ترجیح ہیں -

پھر جب اردو محاورہ میں " کرب " بہ معني بے آرامي ' درد ' اندوہ ' و الم ' اور " حظ " بہ معني خوشی ' انبساط '

[بقیہ پہلے کالم کا]

صدارت کیلیے خلیفۃ المسلمین سلطان محمد رشاد خان خامس کی بارگاہ میں التجا پیش کیجاے - ظاہري حالات اور قرائن سے امیر المومنین بذات خود شریک نہیں ہوسکتے اُن کے استمزاج اور اجازت سے یہ خدمت موجودہ شریف مکہ دولتلو سیادتلو الشریف حسین پاشا کے ذمہ رہے' جو اپنے ذاتي کمالات اور محاسن اور ہمدردي اسلام کي وجہ سے ہر طرح اس عزت کے مستحق ہیں - اس کار آمد اور نہایت مفید تحریک کے پیش ہونے پر مسیحي دنیا تو اندروني تدابیر سے اسکي مخالفت کریگي ' مگر خود مسلمانوں میں بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جنکے قلوب کو حب جاہ اور دنیا طلبي نے بیمار کر رکھا ہے' وہ خود مسلمانوں کو آنکي بہتري اور بہبودي کے فرضي اور خیالي سبز باغ دکھا کر فریب دینا چاہینگے' اور اس تحریک کی ظاہري مخالفت کرینگے - جس چیز نے مسلمانوں کو آجتک خراب و برباد کیا وہ اُن منافقین کی ابلہ فریبی ہے' جن کمبخت رہنماؤں نے محض اپني ذاتی اعزاز و رسوخ کی خاطر قوم کو قعر مذلت میں دھکیل دیا -

تاریخ حیات اسلامیه

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

- (از اهلیه منشي عبد الغفور صاحب - جوگي پاڑه - کلکته)

حضور پر روشن هے که میں ایک غریب شخص کی بیوي هوں - کل وه الهلال پڑهتے پڑهتے یکایک چیخ اٹهے ' اور ڈاڑهیں مار کر رونے لگے - میں نے سبب پوچها تو انهوں نے حضور کا مضمون سنا یا ' اور پهر کہا که ایک تو وه عورتیں هیں ' جو اپنے زیور اتار اتار کر اپنی مظلوم بہنوں کیلیے دے رهی هیں ' اور ایک هم هیں که هم سے کچهه بهی بن نہیں آتا !

میں ایک غریب عورت هوں - میرے پاس سونے کے قیمتی زیور نہیں هیں ' جو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے شوهر کے سر پر زري کی ٹوپی نہیں هے ' جسے بیچکر اپنے بیکس بهائی بہنوں کی مدد کروں - البته بڑے بڑے دولت مندوں کی طرح جنهوں نے لاکهه دو لاکهه چنده دیا هوگا ' میرے پاس دل هے ' اور اسکی ایک ادنی سي نذر کو حضور قبول فرمائیں - آٹهه روپیه کوشش کر کے خدمت مبارک میں بهیجتی هوں -

الهلال

خدا تمهارے اس خلوص دیني اور محبت ایماني کو همارے غافل دلوں کیلیے تازیانهٔ عبرت بنالے - دولت مندوں کو تو لاکهه دو لاکهه روپیه دینے کی ایسے کاموں میں توفیق نہیں ملی ' اور نه انکی قسمت میں یه سعادت هے - البته تم هی ایسے سچے فرزندان اسلام نے لاکهوں روپیے فراهم کردیے -

(از جناب محمد عمر صاحب نائب کورٹ انسپکٹر
عدالت افسر مال از حصار)

دل کڑهتا هے اور آنکهوں سے آنسو جاري هوتے هیں مگر کسي کام کرنیکي جرأت نہیں هوتي ' کیونکه اس چهوٹے سے قصبه سے جو نہایت نادار اور مزدور پیشه لوگونکا هے ' کچهه کم مبلغ پانچ هزار روپیه دفتر کامریڈ کے ذریعه بهیجا جاچکا هے .... چنده کے متعلق بدگماني پیدا هونے سے جوش سرد پڑگیا هے ' اسیوجه سے کام کرنیکا حوصله نہیں هوتا ' مگر آپکے مضمون نے از سرنو دلوں میں آگ لگادي ' اور بجها هوا چولها پهر روشن هوگیا - اسوقت قلب کي حالت احاطهٔ تحریر سے خارج هے - اگر میرے پاس کچهه هوتا - تو عجب نہیں که پوري تیس هزار کي رقم لیکر حاضر هوتا ؟

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گهونسلے میں ماس کہاں

ایک فہرست سات خریداروں کي بهیجتا هوں تدرے قلیل رقم بقیه چنده کي بهی جو میرے پاس امانت تهی ارسال خدمت هے ' عنقریب بقایا چنده بهی جو قریب ڈهائی تین سو روپیه کے هوگا بهیجدیا جاویگا "

جناب ذکاء الدین خانصاحب ایم - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر افسر مال ضلع حصار
جناب محمد سلیمان خانصاحب سب انسپکٹر کوتوالی حصار
جناب بابو نور محمد صاحب سب اورسیر محکمه بارک ماسٹري حصار
جناب مولوي اکرام الدین صاحب محکمه لوکل بورڈ حصار
جناب یقین الدین خانصاحب رائیس سرسه
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار
جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پیش نماز مسجد بوریان حصار

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

(٥)

	پائی	آنه	روپیه
جناب منشي عبد العزیز خانصاحب بها گلپور	٠	٠	٢
جناب عبد الکریم صاحب ڈرائیور جمال پور	٠	٠	١
جناب اسمعیل صاحب ڈرائیور جمال پور	٠	٠	١
جناب کبیر احمد خانصاحب بهاگلپور	٠	٠	١
جناب نصیر الحسن خانصاحب عیسی گڈه	٠	٠	٥
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار	٠	٠	١٠٨
جناب محمد فضل الله صاحب - حیدر آباد	٠	٠	٥
همشیره صاحبه جناب آل علي صاحب	٠	٠	١٥
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب بها گلپور	٠	٠	٢
جناب غلام محي الدین خانصاحب پٹیاله	٠	٠	١١
جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر باگام	٠	٠	٨
بذریعه جناب غلام هادي صاحب بهار	٠	١	٨
جناب محمد کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندروي	٠	٠	١٠
جناب کمال احمد صاحب رائپور	٠	٠	٢
جناب غلام زین العابدین صاحب شمله	٠	٠	٥٠
جناب حاجي طالع محمد صاحب هوشیار پور	٠	٠	٤٦
جناب عبد القیوم صاحب پشاور	٠	٠	٣
بذریعه جناب سید احمد صاحب بریلي	٠	٠	١٥
جناب شیر دل خانصاحب ڈیره اسمعیل خاں	٠	٠	٢٥
جناب قاضي عبد الحق صاحب هوشیار پور	٠	٠	٤
جناب عبدالمجید صاحب صدیقي لاڑکانه سنده	٠	٠	٣
شیخ کرم الهي و نور الهي صاحبان جنت فروش - بازار بلي ماران دهلی -	٠	٠	١٣
جناب قاضي احمد علي صاحب نگینوي حال مقیم ساگر	٠	٠	٣٠٠
میزان	٠	١	٧٢٨
سابق	٠	٥	٥٩٠٢
کل	٠	٦	٦٦٣٠

[بقیه مضمون صفحه ١٩ کا]

لطف ' حلاوت ' کے عام طور پر مستعمل هوتا هے ' (اور جسکي سند علاوه اردو کتب لغت ' مثلاً فرهنگ آصفیه کے ' اشعار سے بهی ملتي هے) تو کم از کم میري راے ناقص میں یه سوال اسي قدر غیر متعلق هے که عربي لغات میں حظ کے معني صرف " حصه " کے هیں -
امید که سطور بالا الهلال میں درج کرکے مجهے ممنون فرمائیگا -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.